لوامع دریة

فی حل

فوائد مکیة

بالسؤال والجواب

مؤلف

قاری حبیب الرحمٰن

جامعہ صدیقیہ

توحید پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یامادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یادیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

237 ح۔یا۔ل

فہرست

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی
سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد۔

اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے تجوید القران فی حل جمال القران، تسہیل التجوید فی حل تیسیر التجوید اور شارح الوقف فی حل جامع الوقف کے بعد "لَوَامِع دُرِّیّہ فی حل فوائد مکیہ" قارئین کے ہاتھ میں ہے۔ مذکورہ بالا تین کتابوں کے اچھے نتائج سامنے آئے طلباء کے لیے سہولت ہوئی اور مدارس نے انہیں داخل نصاب کیا فللّٰہ الحمد۔ بعض مخلص اساتذۂ تجوید کے بار بار اصرار کی وجہ سے اور خود اپنی بھی آرزو اور خواہش کی بنیاد پر فوائد مکیہ کو بھی سوالاً جواباً حل کیا ہے۔

جمال القران کیطرح فوائد مکیہ بھی پاک وہند کے مدارس تجوید میں داخل نصاب ہے جس میں وفاق المدارس کا نصاب بھی شامل ہے۔

سوال و جواب سے سبق یاد کرنا، سنانا اور امتحان آسان ہوتا ہے اس لیے یہ انداز اختیار کیا گیا ہے باقی کتب کی طرح جوابات میں زیادہ تر فوائد مکیہ کی عبارت ہی نقل کی گئی ہے تاکہ کتاب سے مناسبت رہے۔ جوابات میں تعلیقاتِ مالکیہ (مؤلفہ حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ) اور توضیحات مرضیہ (مؤلفہ حضرت قاری محمد شریف صاحبؒ) سے بھی مدد لی گئی۔

اہل علم حضرات کو اگر کوئی غلطی یا تسامح نظر آئے تو مطلع فرمائیں ان کی تجاویز کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

اللہ جل شانہٗ اس کاوش کو قبول فرمائیں دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائیں قران مجید تجوید سے پڑھنے، اسے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

احقر الانام حبیب الرحمٰن غفرلہٗ استاذ تجوید
جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور
۱۸؍رجب ۱۴۲۷ھ/۱۴؍اگست ۲۰۰۶ء یوم الاثنین

مقدمة الکتاب

س: فوائد مکیہ کس کی تالیف ہے؟

ج: حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن مکی، الٰہ آبادی صاحب رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔

س: مقدمہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اصل مقصود سے قبل جو باتیں افہام وتفہیم اور آسانی کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں ان کو مقدمہ کہتے ہیں۔

س: قواعد تجوید سے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

ج: قواعد تجوید سے قرآن پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔

س: اگر قرآن مجید تجوید سے نہ پڑھا گیا تو کیا ہوگا؟

ج: پڑھنے والا خطا وار کہلائے گا۔

س: غلط پڑھنے والا کتنی طرح کی غلطی کرتا ہے؟

ج: دو طرح کی غلطی کرتا ہے۔

س: پہلی غلطی کون سی ہے؟

ج: ایک حرف دوسرے حرف سے بدل گیا یا کوئی حرف گھٹا بڑھا دیا گیا یا حرکات میں غلطی کی یا ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دیا۔

س: اس غلطی کا کیا نام ہے؟

ج: اسے لحن جلی کہتے ہیں۔

س: لحن کا کیا حکم ہے؟

ج: حرام اور ممنوع ہے پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔

س: دوسری غلطی کون سی ہے؟

ج: ایسی صفات جو تحسین حرف سے تعلق رکھتی ہیں وہ ادا نہ ہوں۔

س: دوسری غلطی کا کیا نام ہے؟

ج: اسے لحن خفی کہتے ہیں۔

س: لحن خفی کا کیا حکم ہے؟

ج: مکروہ ہے کیونکہ خوف عقاب اور تہدید کا ہے۔

س: تجوید کا کیا معنیٰ ہے؟

ج: تجوید کے معنیٰ ہیں ہر حرف کو اپنے مخرج سے مع جمیع صفات کے ادا کرنا۔

س: تجوید کا موضوع کیا ہے؟

ج: حروف تہجی۔

س: موضوع کسے کہتے ہیں؟

ج: جس شئ کے حالات ذاتیہ کسی فن میں بیان کئے جائیں اس شئ کو اس فن کا موضوع کہتے ہیں۔

س: تجوید کی غایت کیا ہے؟

ج: تصحیح حروف۔

س: غایت کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی کام سے جو نتیجہ مقصود ہوتا ہے اسے غایت کہتے ہیں۔

س: خوش آوازی سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج: امر زائد مستحسن ہے۔

س: خوش آوازی سے پڑھنا تجوید کے خلاف ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: لحن خفی لازم آئے تو مکروہ ہے اور لحن جلی لازم آئے تو حرام ہے پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔

س: فوائد مکیہ کے کتنے باب ہیں؟

ج: تین باب ہیں۔

☆☆☆

باب اوّل

س: پہلے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: پانچ فصلیں ہیں۔

س: پہلے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: استعاذہ اور بسملہ، مخارج، صفات، ہر حرف کی صفات لازمہ اور صفات ممیّزہ بیان کی گئی ہیں۔

فصل اوّل

استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: استعاذہ اور بسملہ کا بیان ہے۔

س: استعاذہ سے کیا مراد ہے؟

ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

س: بسملہ سے کیا مراد ہے؟

ج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

س: استعاذہ کب ضروری ہوتا ہے؟

ج: قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ضروری ہوتا ہے۔

س: استعاذہ کے الفاظ کیا ہیں؟

ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

س: کیا استعاذہ کے الفاظ اور طرح سے بھی ثابت ہے؟

ج: جی ہاں! مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْقَادِرِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الْغَادِرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْقَوِیِّ مِنَ الشَّيْطٰنِ الْغَوِیِّ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

س: استعاذہ کے لئے کون سے الفاظ بہتر ہیں؟

ج: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

س: ان الفاظ سے استعاذہ کیوں بہتر ہے؟

ج: اس لیے کہ ان الفاظ سے استعاذہ کرنے میں الفاظ نص کی موافقت ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں یہی صیغہ اعوذ جا بجا تعلیم دیا گیا ہے نیز ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہی کلمات استعاذہ کے لیے سکھائے تھے۔

س: استعاذہ کی کیا دلیل ہے؟

ج: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔" (جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو پناہ مانگئے اللہ کے ساتھ شیطان راندۂ درگاہ سے)

س: بسملہ کب ضروری ہے؟

ج: جب سورۃ شروع کی جائے تو بسملہ ضروری ہے۔

س: بسملہ کیوں ضروری ہے؟

ج: اس لیے کہ ہر سورت کے شروع میں لکھی ہوئی ہے اور روایۃً یہ ہر سورت کا جز ہے۔

س: کونسی سورت کے شروع میں بسملہ ضروری نہیں ہے؟

ج: سورۃ براۃ کے شروع میں بسملہ ضروری نہیں ہے۔

س: سورۃ برأت کے شروع میں بسملہ کیوں ضروری نہیں ہے؟

ج: اس لیے کہ لکھی ہوئی نہیں ہے۔

س: کیوں نہیں لکھی گئی؟

ج: اس لیے کہ یہ سورۃ سیف وقتال کے ساتھ نازل ہوئی ہے یا اس لیے کہ اس کا مستقل سورۃ ہونا قطعی طور پر منقول نہیں۔

س: اوساط اور اجزاء میں بسملہ کا کیا حکم ہے؟

ج: چاہے پڑھے، چاہے نہ پڑھے دونوں طرح درست ہے مگر پڑھ لینا بہتر ہے۔

س: ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت کی تشریح کریں؟

ج: جب تلاوت کسی نئی سورت سے شروع کی جائے تو اسے ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت کہتے ہیں۔

س: ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت میں اعوذ اور بسم اللہ کی فصل اور وصل کے اعتبار سے کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اوّل وصل ثانی (۴) وصل اوّل فصل ثانی

س: ان چار صورتوں میں سے کتنی جائز ہیں؟

ج: چاروں جائز ہیں۔

س: ابتدائے سورت درمیان تلاوت کی تشریح کریں۔

ج: جب ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کی جائے تو اسے ابتدائے سورت درمیان تلاوت کہتے ہیں۔

س: ابتدائے سورت درمیان تلاوت میں فصل اور وصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی

س: ان چار صورتوں میں سے کتنی جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟

ج: تین صورتیں (فصل کل، وصل کل، فصل اول وصل ثانی) جائز اور ایک صورت (وصل اول فصل ثانی) ناجائز ہے۔

س: یہ صورت کیوں ناجائز ہے؟

ج: اس لیے ناجائز ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ بسم اللہ پچھلی سورت کا جز ہے حالانکہ وہ اگلی سورت کا جز ہے۔

س: ابتدائے تلاوت درمیان سورت کی تشریح کریں؟

ج: کسی سورت کے اجزاء اور اوساط (درمیان) سے تلاوت شروع کی جائے تو اسے ابتدائے تلاوت درمیان سورت کہتے ہیں۔

س: ابتدائے تلاوت درمیان سورت میں اعوذ اور بسم اللہ کے فصل اور وصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی

س: ان چاروں صورتوں میں سے کتنی جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟

ج: دوصورتیں (فصل کل، وصل اول فصل ثانی) جائز ہیں اور دوصورتیں (وصل کل، فصل اول وصل ثانی) ناجائز ہیں۔

س: یہ دونوں صورتیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: اس لیے ناجائز ہیں کہ درمیان سورت میں بسم اللہ کے محل ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔

س: تمام جہان میں سب سے زیادہ کون سی روایت پڑھی جاتی ہے؟

ج: امام عاصمؒ کی روایت حفص۔

س: امام عاصمؒ کے نزدیک بسم اللہ کا کیا حکم ہے؟

ج: ان کے نزدیک بسم اللہ ہر سورت کا جز ہے۔

س: اگر کسی سورت کو بسم اللہ کے بغیر پڑھا تو امام عاصمؒ کے نزدیک کیا حکم ہے؟

ج: امام عاصمؒ کے نزدیک وہ سورت ناقص (نامکمل) ہوگی۔ اسی طرح اگر سارا قرآن مجید پڑھا جائے تو جتنی سورتوں میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی اتنی آیتیں قرآن مجید میں ناقص (نامکمل) ہوں گی۔

س: درمیان قرأت کلام اجنبی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر کوئی کلام اجنبی ہو گیا گو کہ سلام کا جواب ہی کسی کو دیا ہو تو پھر استعاذہ کو دہرانا چاہیے۔

س: استعاذہ جہر کے ساتھ ہونا چاہیے یا آہستہ؟

ج: قرأت جہریہ میں استعاذہ جہر کے ساتھ ہونا چاہئے اور اگر آہستہ سے یا دل میں استعاذہ کر لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں (بعض کا قول ایسا ہے)

دوسری فصل

مخارج کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مخارج کا بیان ہے۔

س: چودہ مخارج والا قول کس کا ہے؟

ج: امام فراء کا قول ہے (امام خلیل کے نزدیک سترہ اور امام سیبویہ کے نزدیک سولہ مخارج ہیں)

س: پہلا مخرج بیان کریں؟

ج: اقصیٰ حلق (حلق کا پچھلا حصہ سینے کی طرف والا)

س: اقصیٰ حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: الف، ہمزہ اور ھاء۔

س: الف تو جوفی اور ہوائی ہے وہ حلق سے کیسے ادا ہوسکتا ہے؟

ج: یہ درست ہے کہ الف بالاتفاق جوفی اور ہوائی ہے لیکن چونکہ جوف کی ابتداء اقصیٰ حلق سے ہوتی ہے اسی لیے فراء نے ابتداء جوف کے لحاظ سے الف کا مخرج اقصائے حلق قرار دے دیا۔

س: دوسرا مخرج بیان کریں؟

ج: وسط حلق (حلق کا درمیان والا حصہ)

س: وسط حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: ع، ح۔

س: تیسرا مخرج بیان کریں۔

ج: ادنیٰ حلق (حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف والا ہے)

س: ادنیٰ حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: غ، خ۔

س: کیا حروف حلقی سات ہیں؟

ج: نہیں بلکہ چھ ہیں (ء ھ ع ح غ خ) الف جوفی ہے اور جوف کو ابتداء اقصیٰ حلق سے ہے اس لیے وہی اس کا مخرج قرار دیا گیا ہے۔

س: چوتھا مخرج بیان کریں؟

ج: اقصیٰ لسان اور اوپر کا تالو۔

س: چوتھے مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: ق۔

س: پانچواں مخرج بیان کریں۔

ج: قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر۔

س: پانچویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: ك۔

س: ق اور ك دونوں حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف لہویہ کہتے ہیں۔

س: انہیں لہویہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: اس لیے کہ لہات سے ادا ہوتے ہیں۔

س: چھٹا مخرج بیان کریں۔

ج: وسط لسان (اور وسط تالو)

س: چھٹے مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: ج، ش، ی۔

س: ساتواں مخرج بیان کریں۔

ج: حافۂ لسان اور ڈاڑھوں کی جڑ۔

س: ساتویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: ض۔

س: آٹھواں مخرج بیان کریں۔

ج: طرف لسان اور دانتوں کی جڑ۔

س: آٹھویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: ل، ن، ر۔

س: نواں مخرج بیان کریں۔

ج: نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ۔

س: نویں مخرج سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟

ج: ط، د، ت۔

س: دسواں مخرج بیان کریں۔

ج: نوک زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

س: دسویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: ظ، ذ، ث۔

س: گیارھواں مخرج بیان کریں۔

ج: نوک زبان اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے۔

س: گیارھویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: ص، ز، س۔

س: بارھواں مخرج بیان کریں۔

ج: نیچے کا لب اور ثنایا علیا کا کنارہ۔

س: بارھویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: ف۔

س: تیرھواں مخرج بیان کریں۔

ج: دونوں لب۔

س: تیرھویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟

ج: ب، م، و۔

س: چودھواں مخرج بیان کریں۔

ج: خیشوم۔

س: چودھویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟

ج: غنہ (حرف غنہ) اور مراد اس سے نون مخفی و مدغم بادغام ناقص ہے۔

س: مخارج کی تعداد میں کیا اختلاف ہے؟

ج: (۱) فراء کے نزدیک چودہ مخرج ہیں وہ ل، ن، ر کا ایک مخرج مانتے ہیں اور مخرج جوف زائد نہیں کیا۔

(۲) سیبویہ کے نزدیک سولہ مخرج ہیں انہوں نے مخرج جوف زائد نہیں کیا۔

(۳) خلیل کے نزدیک سترہ مخارج ہیں انہوں نے ل، ن، ر کا الگ الگ مخرج بیان کیا ہے اور حروف مدہ کا مخرج جوف کہا ہے۔

س: فراء اور سیبویہ نے مخرج جوف نہیں مانا تو پھر حروف مدہ ان کے نزدیک کہاں سے نکلتے ہیں؟

ج: الف کا مخرج اقصیٰ حلق (ابتداءِ جوف)، یاء کا وسط زبان اور واؤ کا شفتین کہا ہے۔

تیسری فصل

صفات کے بیان میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات کا بیان ہے۔

س: جہر کا کیا معنی ہے؟

ج: شدت (قوت) اور زور سے پڑھنا۔

س: جہر کی ضد کیا ہے؟

ج: ہمس۔

س: ہمس کا کیا معنیٰ ہے؟

ج: نرمی (ضعف) کے ساتھ پڑھنا۔

س: ہمس کے کتنے حروف ہیں؟

ج: دس حروف ہیں جن کا مجموعہ ہے فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَکَتَ۔

س: مجہورہ حروف کون سے ہیں؟

ج: ہمس کے دس حروف کے علاوہ باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔

س: شدیدہ کے کتنے اور کون سے حروف ہیں؟

ج: آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ اَجِدُ قَطٍ بَکَتُ ہے۔

س: مذکورہ آٹھ حروف جب ساکن ہوں تو کیسے نکلتے ہیں؟

ج: ان کے سکون کے وقت آواز رک جاتی ہے۔

س: متوسط حروف کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لِنْ عُمَرُ ہے۔

س: متوسط حروف کیسے ادا ہوتے ہیں؟

ج: ان میں بالکل (پوری طرح) آواز بند نہیں ہوتی ہے۔

س: حروف رخوہ کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: ماسوا شدیدہ کے اور متوسط کے یعنی سولہ حروف رخوہ ہیں۔

س: حروف رخوہ کیسے ادا ہوتے ہیں؟

ج: ان کی آواز جاری ہو سکتی ہے (یعنی ان کے تلفظ میں جس درجہ کا جریان صوت ضروری ہے اس سے زیادہ بھی ممکن ہے)

س: جو حروف استعلاء سے متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: سات ہیں خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ۔

س: استعلاء سے کیا مراد ہے؟

ج: ان (حروف مستعلیہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (جڑ زبان) تالو کی طرف بلند ہو جاتا ہے۔

س: جو حروف استفال کے ساتھ متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: حروف مستعلیہ کے سوا باقی بائیس حروف استفال کے ساتھ متصف ہیں۔

س: استفال سے کیا مراد ہے؟

ج: ان (حروف مستفلہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (جڑ زبان) بلند نہ ہوگا۔

س: جو حروف صفت اطباق کے ساتھ متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: چار حروف ہیں ص، ض، ط، ظ۔

س: اطباق سے کیا مراد ہے؟

ج: ان (حروف مطبقہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (زبان کا بیچ) تالو سے مل جاتا ہے۔

س: جو حروف انفتاح سے متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟

ج: مطبقہ کے سوا باقی پچیس حروف انفتاح سے متصف ہیں۔

س: انفتاح سے کیا مراد ہے؟

ج: ان (حروف منفتحہ) کے ادا کرتے وقت اکثر زبان (زبان کا بیچ) تالو سے نہیں ملتی۔

س: صفات متضادہ کون کون سی ہیں؟

ج: جہر، ہمس، رخوت، شدت، استعلاء، استفال، اطباق، انفتاح۔

س: مذکورہ بالا صفات میں سے کون سی صفت کس کی ضد ہے؟

ج: جہر کی ضد ہمس ہے اور رخوت کی ضد شدت ہے اور استعلاء کی ضد استفال ہے اور اطباق کی ضد انفتاح ہے۔

س: ہر حرف کتنی صفات سے متصف ہوگا؟

ج: ہر حرف چار صفتوں کے ساتھ ضرور متصف ہوگا۔

س: مذکورہ آٹھ صفات کے علاوہ باقی صفات کو کیا کہتے ہیں؟

ج: غیر متضادہ اس لیے کہ ان کی ضد (کا نام) نہیں ہے۔

س: قلقلہ کا کیا معنی ہے؟

ج: مخرج میں سختی کے ساتھ جنبش دینا۔

س: قلقلہ کے کتنے حروف ہیں؟

ج: پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قُطبُ جَدٍّ ہے۔

س: کیا پانچوں میں قلقلہ ایک جیسا ہوتا ہے؟

ج: نہیں بلکہ قاف میں قلقلہ واجب (اکمل) اور باقی چار حروف میں جائز (کامل)

ہوتا ہے۔ یعنی قاف میں بنسبت دوسروں کے زیادہ قلقلہ ہوتا ہے اور اس سے یہ مراد لینا کہ قاف میں قلقلہ ضروری ہے اور باقی چار میں قلقلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، درست نہیں ہے۔

س: صفت تکرار کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: راء میں۔

س: اس عبارت سے کیا مراد ہے کہ اس سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہئے؟

ج: تکرار سے مراد مشابہت تکرار ہے نہ کہ حقیقی تکرار اس لیے فرمایا کہ اس سے (حقیقی تکرار) سے احتراز کرنا چاہئے۔

س: صفت تفشی کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: شین میں۔

س: تفشی سے کیا مراد ہے؟

ج: تفشی سے مراد یہ ہے کہ منہ میں آواز پھیلتی ہے۔

س: صفت استطالت کس حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: ضاد میں۔

س: حروف صفیرہ کون سے ہیں؟

ج: ص، ز، س۔

س: نون اور میم کی وہ کون سی صفت ہے جو اور کسی حرف میں نہیں پائی جاتی؟

ج: ایک صفت ہے کہ ناک میں آواز جاتی ہے (غنہ) اور یہ صفت کسی اور حرف میں نہیں پائی جاتی۔

س: فوائد مکیہ میں چار صفات (اذلاق، اصمات، لین، انحراف) کو کیوں بیان نہیں کیا گیا؟

ج: اس لیے کہ صفات دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) واضح الاحساس (۲) غیر واضح الاحساس مذکورہ بالا چاروں صفات غیر واضح الاحساس ہیں اس لیے ان کو بیان نہیں کیا یا بعض کے نزدیک ان کا تعلق تجوید سے نہیں بلکہ عربیت سے ہے اس

لیے بیان نہیں کیا۔

س: کیا صفات قوی اور ضعیف ہوتی ہیں؟

ج: جی ہاں! کچھ صفات قوی اور کچھ ضعیف ہوتی ہیں۔

س: قوی صفات کون سی ہیں؟

ج: جہر، شدت، استعلاء، اطباق، قلقلہ، تکرار، تفشی، استطالت، غنہ قوی صفات ہیں۔

س: ضعیف صفات کون سی ہیں؟

ج: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح

س: صفات متضادہ قوی ہیں یا ضعیف؟

ج: کچھ قوی ہیں اور کچھ ضعیف۔

س: صفات غیر متضادہ قوی ہیں یا ضعیف؟

ج: صفات غیر متضادہ سب قوی ہیں۔

س: حرف کے قوی یا ضعیف ہونے کو کیسے معلوم کیا جا سکتا ہے؟

ج: جتنی صفتیں قوت کی ہوں گی اتنا ہی حرف قوی ہوگا اور جتنی صفتیں ضعف کی ہوں گی اتنا ہی حرف ضعیف ہوگا۔

س: اقوی حروف کون کون سے ہیں؟

ج: ط، ض، ظ، ق۔

س: قوی حروف کون کون سے ہیں؟

ج: ج، د، ص، غ، ر، ب

س: متوسط حروف کون کون سے ہیں؟

ج: ز، ت، خ، ذ، ع، ک، ا، ء

س: ضعیف حروف کون کون سے ہیں؟

ج: س، ش، ل، و، ی

س: اضعف حروف کون کون سے ہیں؟

ج: ث، ح، ن، م، ف، ہ

س: ہمزہ میں صفت شدت اور جہر کی وجہ سے ناف کو ہلانا چاہیے یا نہ؟

ج: نہیں ہلانا چاہیے کیونکہ ناف سے حروف کو کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔

س: ف اور ہ کو کیسے ادا کرنا چاہیے؟

ج: نہایت ہی نرمی سے ادا کرنا چاہیے (مگر ایسی نرمی نہیں کہ ف مثل واؤ کے اور ہ مثل ہمزہ مسہلہ کے ہو جائے)

س: ع اور ح میں گلا گھونٹا جائے یا نہ؟

ج: گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ وسط حلق سے نہایت لطافت سے بلا تکلف نکالنا چاہیے۔

چوتھی فصل

ہر حرف کی صفات لازمہ کے بیان میں

س: چوتھی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: ہر حرف کی صفات لازمہ بیان کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	حروف	صفات
۱۔	ا	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، مد
۲۔	ب	جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ
۳۔	ت	ہمس، شدت، استفال، انفتاح
۴۔	ث	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
۵۔	ج	جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ
۶۔	ح	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
۷۔	خ	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
۸۔	د	جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ
۹۔	ذ	جہر، رخوت، استفال، انفتاح
۱۰۔	ر	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۱۱۔	ز	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، صفیر

۱۲۔	س	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، صفیر
۱۳۔	ش	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، تفشی
۱۴۔	ص	ہمس، رخوت، استعلاء، اطباق، صفیر
۱۵۔	ض	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق، استطالت
۱۶۔	ط	جہر، شدت، استعلاء، اطباق، قلقلہ
۱۷۔	ظ	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق
۱۸۔	ع	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۱۹۔	غ	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق
۲۰۔	ف	جہر، شدت، استفال، انفتاح
۲۱۔	ق	جہر، شدت، استعلاء، انفتاح
۲۲۔	ک	ہمس، شدت، استفال، انفتاح
۲۳۔	ل	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۲۴۔	م	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۲۵۔	ن	جہر، توسط، استفال، انفتاح، غنہ
۲۶۔	و	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، مد
۲۷۔	ہ	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
۲۸۔	ء	جہر، شدت، استفال، انفتاح
۲۹۔	ی	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، مد

پانچویں فصل

صفات ممیّزہ کے بیان میں

س: پانچویں فصل میں کیا بیان کیا گیا؟

ج: صفات ممیّزہ بیان کی گئی ہیں۔

س: صفات ممیّزہ کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک مخرج کے حروف کو جدا کرنے والی صفات کو صفات ممیزہ کہتے ہیں۔

س: حروف اگر صفات لازمہ میں مشترک ہوں تو ایک دوسرے سے کیسے ممتاز ہوتے ہیں؟

ج: مخرج سے ممتاز ہوتے ہیں۔

س: اگر حروف مخرج میں متحد ہوں تو کیسے ممتاز ہوتے ہیں؟

ج: صفات لازمہ منفردہ سے ممیّز ہوتے ہیں۔

س: اس فصل میں کون سے حروف کی صفات ممیزہ بیان کی گئی ہیں؟

ج: وہ حروف جو متحدہ فی المخرج ہیں ان کی صفات ممیّزہ بیان کی گئی ہیں۔

س: الف، ہمزہ اور ھا کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: استفال اور انفتاح میں تینوں متحد ہیں۔

س: الف اور ہمزہ میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال، انفتاح میں دونوں متحد ہیں۔

س: الف اور ھاء میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟

ج: رخوت، استفال اور انفتاح میں دونوں متحد ہیں۔

س: ہمزہ اور ھاء کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟

ج: استفال اور انفتاح میں متحد ہیں۔

س: الف، ہمزہ اور ھاء سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: مدیت میں۔

س: الف، ہمزہ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: رخوت اور مدیت میں ممتاز ہے۔

س: الف، ھاء سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر اور مدیت میں ممتاز ہے۔

س: ہمزہ، الف سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: شدت میں۔

س: ہمزہ، ھاء سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر اور شدت میں ممتاز ہے۔

س: ھاء، الف سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس میں۔

س: ھاء، ہمزہ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس اور رخوت میں ممتاز ہے۔

س: ع اور ح کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟

ج: استفال اور انفتاح میں متحد ہیں۔

س: ع، ح سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر اور توسط سے ممتاز ہے۔

س: ح، ع سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس اور رخوت سے ممتاز ہے۔

س: غ، خ میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟

ج: رخوت، استعلاء اور انفتاح میں دونوں مشترک ہیں۔

س: غ، خ سے کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر میں ممتاز ہے۔

س: خ، غ سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ج، ش اور ی میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟

ج: استفال اور انفتاح میں تینوں مشترک ہیں۔

س: ج اور ش کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: استفال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔

س: ج اور ی کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔

س: ش اور ی کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟

ج: رخوت، استفال اور انفتاح میں متحد ہیں۔

س: ج، ش اور ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: ج، ش سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر، شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: ج، ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: ش، ج سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس، رخوت اور تفشی میں ممتاز ہے۔

س: ش، ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس اور تفشی میں ممتاز ہے۔

س: ی، ج سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: رخوت اور مدیت میں ممتاز ہے۔

س: ی، ش سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر اور مدیت میں ممتاز ہے۔

س: ط، د اور ت کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: صرف شدت میں تینوں مشترک ہیں۔

س: ط اور د کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، شدت اور قلقلہ میں مشترک ہیں۔

س: ط اور ت کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟

ج: صرف شدت میں دونوں متحد ہیں۔

س: ط، د اور ت سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ط، د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ط، ت سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر، استعلاء، اطباق اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: د، ط سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔

س: د، ت سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: ت، ط سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس، استفال اور انفتاح سے ممتاز ہے۔

س: ت، د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ت، ط اور د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ظ، ذ اور ث کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: صرف رخوت میں تینوں مشترک ہیں۔

س: ظ اور ذ کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر اور رخوت میں مشترک ہیں۔

س: ظ اور ث کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: صرف رخوت میں مشترک ہیں۔

س: ظ، ذ اور ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ظ، ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ظ، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر، استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ذ، ظ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔

س: ذ، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف جہر میں ممتاز ہے۔

س: ث، ظ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس، استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔

س: ث، ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ث، ظ اور ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ص، ز اور س کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: رخوت اور صفیر میں تینوں مشترک ہیں۔

س: ص اور ز کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: رخوت اور صفیر میں مشترک ہیں۔

س: ص اور س کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: ہمس، رخوت اور صفیر میں مشترک ہیں۔

س: ص، ز اور س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ص، ز سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: ہمس، استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ص، س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔

س: ز، ص سے کون کون صفات میں ممتاز ہے؟

ج: جہر، استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔

س: ز، س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف جہر میں ممتاز ہے۔

س: س، ص سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔

س: س، ز سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔

س: ل، ن اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، توسط، استفال اور انفتاح میں تینوں مشترک ہیں۔

س: ل اور ن کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، توسط، استفال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔

س: ل اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، توسط، استفال، انفتاح اور انحراف میں مشترک ہیں۔

س: ن اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، توسط، استفال، انفتاح میں مشترک ہیں۔

س: ل، ن سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: صرف انحراف میں ممتاز ہے۔

س: ل اور ر میں کون سی صفت ممیز ہے؟

ج: ر میں تکرار ممیز ہے۔

س: ن، ل اور ر سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: صرف غنہ میں ممتاز ہے۔

س: ر، ل اور ن سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟

ج: صرف تکرار میں ممتاز ہے۔

س: امام خلیل اور سیبویہ کے مذہب پر ل، ن، ر میں اور کون سا تمائز ہے؟

ج: تمایز بالمخرج بھی ہے۔

س: فوائد مکیہ میں صفات لازمہ میں سے اذلاق، اصمات، لین اور انحراف کو بیان نہیں کیا گیا مگر صفات ممیّزہ کے بیان میں انحراف کو بیان کیا باقی تین کو بیان نہیں کیا کیوں؟

ج: انحراف بنسبت باقی تین کے کچھ واضح الاحساس ہے اس لیے اس کو بیان کیا ہے۔

س: و، ب اور م کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال، انفتاح میں تینوں مشترک ہیں۔

س: واؤ اور ب کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال، انفتاح میں دونوں مشترک ہیں۔

س: واؤ اور میم کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال، انفتاح میں دونوں مشترک ہیں۔

س: ب اور میم کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، استفال، انفتاح میں مشترک ہیں۔

س: و، ب اور م سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: رخوت، انضمام شفتین اور مد میں ممتاز ہے۔

س: ب، و اور م سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔

س: م، و اور ب سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

ج: توسط اور غنہ میں ممتاز ہے۔

س: ض اور ظ کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟

ج: جہر، رخوت، استعلاء، اطباق میں دونوں مشترک ہیں۔

س: دونوں میں تمایز کیسے ہوگا؟

ج: ض کی صفت استطالت اور مخرج کی وجہ سے تمایز ہوگا۔

☆☆☆

دوسرا باب

پہلی فصل: تفخیم اور ترقیق کے بیان میں

س: دوسرے باب کی کتنی فصلیں ہیں؟

ج: آٹھ فصلیں ہیں۔

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: تفخیم و ترقیق کا بیان ہے۔

س: تفخیم کسے کہتے ہیں؟

ج: موٹا پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں۔

س: ترقیق کسے کہتے ہیں؟

ج: باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔

س: کونسے حروف ہر حال میں پُر پڑھے جاتے ہیں؟

ج: حروف مستعلیہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ)

س: کونسے حروف باریک پڑھے جاتے ہیں؟

ج: حروف مستفلہ (ثَبَتَ عِزٌّ مَنْ يَّجُوْدُ حَرْفَهٗ اِذْ سَلْ شَكَا)

س: وہ کونسے حروف ہیں جو کبھی باریک اور کبھی پر ہوتے ہیں؟

ج: الف، لفظ اللہ کا لام، راء

س: الف کب پُر ہوگا؟

ج: الف سے پہلے پُر حرف ہوگا تو الف بھی پُر ہوگا جیسے قَالَ

س: الف کب باریک ہوگا؟

ج: الف سے پہلے باریک حرف ہوگا تو الف بھی باریک ہوگا جیسے ھٰذَا۔

س: اللہ کا لام کب پُر ہوگا؟

ج: اللہ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہوگا تو پُر ہوگا جیسے وَاللّٰهُ۔ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

س: اللہ کا لام کب باریک ہوگا؟

ج: اگر اللہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو وہ باریک ہوگا جیسے لِلّٰهِ۔

س: راء متحرک ہوتی ہے یا ساکن؟

ج: متحرک بھی ہوتی ہے اور ساکن بھی۔

س: اگر راء متحرک ہو تو پُر ہوگی یا باریک؟

ج: فتحہ اور ضمہ کی حالت میں پُر ہوگی جیسے رَعَدَ، رُزِقُوْا اور کسرہ کی حالت میں باریک ہوگی جیسے رِزْقًا۔

س: راء ساکن پُر ہوگی یا باریک؟

ج: راء ساکن بعض حالتوں میں پُر اور بعض حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔

س: راء ساکن کون سی حالتوں میں پُر ہوگی؟

ج: (i) راء ساکن سے پہلے فتحہ ہو جیسے بَرْقٌ۔

(ii) راء ساکن سے پہلے ضمہ ہو جیسے يُرْزَقُوْنَ۔

(iii) راء ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ۔

(iv) راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو جیسے ارْتَابُوْا، اِنِ ارْتَبْتُمْ۔

(v) راء ساکن کے بعد حرف استعلاء کا اسی کلمہ میں ہو جیسے قِرْطَاسٍ۔

(vi) راء موقوفہ بالاسکان یا بالاشمام سے پہلے سوائے ی ساکن کے اور کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدْرٌ، اُمُوْرٌ۔

س: راء ساکن کون کون سی حالتوں میں باریک ہوگی؟

ج: (i) راء ساکن سے پہلے کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور بعد میں حرف استعلاء کا نہ ہو جیسے شِرْعَةً۔

(ii) راء موقوفہ بالاسکان یا بالاشمام سے پہلے سوائے ی ساکن کے اور کوئی

حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف مکسور ہو جیسے حِجْر۔

(iii) راء ساکن سے پہلے ی ساکن ہو جیسے خَیْرٌ، قَدِیْرٌ۔

س: فِرْقٍ کی راء کا کیا حکم ہے؟

ج: فِرْقٍ کی راء میں خُلْف ہے یعنی دو قول ہیں بعض کے نزدیک پُر اور بعض کے نزدیک باریک ہے۔

س: یہ خُلْف کیوں واقع ہوا ہے؟

ج: اس لئے کہ جنہوں نے پُر پڑھا ہے انہوں نے راء ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ (قاف) کا لحاظ کیا ہے اور جنہوں نے باریک پڑھا ہے انہوں نے قاف کے مکسور ہونے کا لحاظ کیا ہے یعنی راء کو حرف استعلاء (قاف) کی وجہ سے پُر پڑھا جانا تھا مگر خود قاف کی تفخیم ادنیٰ درجے کی ہے اس لیے حرفِ استعلاء کی وجہ سے جو ثقل تھا جب اس میں کمی واقع ہو گئی تو اب راء کو پُر نہیں بلکہ باریک پڑھنا چاہیے۔

س: راء مرامہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس راء پر روم کیا جائے اسے راء مرامہ کہتے ہیں۔

س: راء مرامہ پُر ہو گی یا باریک؟

ج: اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی یعنی مضموم ہو تو پُر اور مکسور ہو تو باریک۔ جیسے۔ اُمُوْرٌ، حِجْرٌ۔

س: راء ممالہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس راء پر امالہ کیا جائے اسے راء ممالہ کہتے ہیں۔

س: راء ممالہ پُر ہو گی یا باریک؟

ج: باریک پڑھی جائے گی جیسے مَجْرٖھَا۔

س: راء مشدد (تشدید والی) پُر ہو گی یا باریک؟

ج: اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی یعنی مفتوح، مضموم ہو تو پُر پڑھی جائے گی جیسے اَلرَّحْمٰنُ، اَمَرَّ اور اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جائے گی جیسے دُرِّیٌّ۔

س: حروف مفخمہ کی تفخیم میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تفخیم میں افراط نہ ہو کہ وہ (i) حرف مشدد سنائی دے (ii) کسرہ مشابہ فتحہ کے ہو (iii) فتحہ مشابہ ضمہ کے ہو (iv) حرف مفخم کے بعد الف ہو اور وہ واؤ کی طرح ہو جائے۔

س: کیا حروف مفخمہ کی تفخیم میں مراتب ہیں؟

ج: جی ہاں! تفخیم میں مراتب ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) سب سے زیادہ تفخیم اس وقت ہوتی ہے جب حرف مفخم مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو جیسے طَآلَ۔

(ii) دوسرے درجہ کی تفخیم اس وقت ہو گی جب حرف مفخم مفتوح ہو مگر اس کے بعد الف نہ ہو جیسے اِنۡطَلِقُوۡا۔

(iii) تیسرے درجہ کی تفخیم اس وقت ہو گی جب حرف مفخم مضموم ہو جیسے مُحِيۡطٌ۔

(iv) چوتھے درجہ کی تفخیم اس وقت ہو گی جب حرف مفخم مکسور ہو جیسے ظِلٍّ۔

س: ساکن مفخم کی تفخیم کا کیا درجہ ہے؟

ج: ساکن مفخم ماقبل کی حرکت کے تابع ہے (i) ساکن مفخم سے پہلے فتحہ ہو جیسے يَقۡطَعُوۡنَ (ii) ساکن مفخم سے پہلے ضمہ ہو جیسے يُرۡزَقُوۡنَ (iii) ساکن مفخم سے پہلے کسرہ ہو جیسے مِرۡصَادًا۔

س: حرف مُرَقَّق (باریک) کی ترقیق میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کے فتحہ کو اس قدر مرقق نہ کیا جائے کہ امالہ صغریٰ کی طرح ہو جائے۔

دوسری فصل

نون ساکن اور تنوین کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: نون ساکن اور تنوین کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

س: نون ساکن کسے کہتے ہیں؟

ج: جس نون پر کوئی حرکت نہ ہو بلکہ سکون ہو اسے نون ساکن کہتے ہیں۔

س: نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

ج: دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین یا نون تنوین کہتے ہیں۔

س: نون ساکن اور نون تنوین میں کیا فرق ہے؟

ج: (۱) نون ساکن لکھنے میں بھی آتا ہے اور پڑھنے میں بھی، نون تنوین صرف پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا۔

(۲) نون ساکن کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے، نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

(۳) نون ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے، نون تنوین صرف اسماء کے آخر میں آتا ہے۔

(۴) نون ساکن وقف میں پڑھا جاتا ہے، نون تنوین وقف میں نہیں پڑھا جاتا۔

(۵) نون ساکن اور لام تعریف ایک کلمہ میں جمع ہو سکتے ہیں، نون تنوین اور لام تعریف کا اجماع ایک کلمہ میں نہیں ہو سکتا۔

(۶) نون ساکن اکثر اصلی حروف میں سے ہوتا ہے اور کبھی زائد میں سے بھی، نون تنوین اصلی حروف سے زائد ہوتا ہے۔

(۷) نون ساکن کبھی معنی کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے، نون تنوین تاکید کے لیے نہیں آتا۔

س: نون ساکن اور تنوین کے کتنے حال ہیں؟

ج: چار حال ہیں (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفاء

س: اظہار کسے کہتے ہیں؟

ج: حرف کو بغیر کسی تغیر و تبدل کے اس کے مقررہ مخرج سے مع جمیع صفات لازمہ کے ادا کرنا اظہار کہلاتا ہے۔

س: نون ساکن اور تنوین کا اظہار کب ہوتا ہے؟

ج: حرف حلقی نون ساکن یا تنوین کے بعد آئے تو اظہار ہوگا مثل یَنۡعِقُ، عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔

س: ادغام کسے کہتے ہیں؟

ج: ادغام کے لغوی معنی ہے ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح قراء میں ساکن حرف کو متحرک حرف میں اسطرح ملانا کہ پڑھنے میں ایک حرف (مشدد) ادا ہو۔

س: نون ساکن اور تنوین کا ادغام کب ہوتا ہے؟

ج: جب نون ساکن اور تنوین کے بعد یَرۡمَلُوۡن کے حروف سے کوئی حرف آئے تو ادغام ہوگا جیسے مَنۡ یَّقُوۡلُ، مِنۡ رَّبِّهِمۡ، هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ، مِنۡ وَّالٍ۔

س: اس ادغام کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں (1) ادغام بالغنہ (2) ادغام بلا غنہ۔

س: ادغام بالغنہ کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد یَنۡمُوۡ کے چار حروف میں سے کوئی حرف آئے جیسے مَنۡ یَّقُوۡلُ۔ (مگر اس کی ایک شرط ہے کہ نون ساکن اور تنوین اور یَنۡمُوۡ کے حروف ایک کلمہ میں نہ ہوں ورنہ ادغام نہ ہوگا)

س: ادغام بلا غنہ کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد لَرۡ کے دو حروف میں سے کوئی حرف آئے جیسے مِنۡ لَّدُنۡهُ۔

س: لَرۡ کے دو حرفوں میں ادغام بالغنہ بھی ہوتا ہے یا نہ؟

ج: ادغام بالغنہ بھی ایک شرط کے ساتھ ثابت ہے (بطریق طیبہ)

س: لَرۡ میں ادغام بالغنہ کی کیا شرط ہے؟

ج: نون ساکن میں شرط ہے کہ مقطوع ہو (مرسوم ہو)۔ اگر نون ساکن موصول (غیر مرسوم) ہوگا تو غنہ جائز نہ ہوگا۔ جیسے اَنۡ لَّا اَقُوۡلَ (میں غنہ ہوگا کیونکہ

مقطوع یعنی مرسوم ہے)

س: مقطوع کسے کہتے ہیں؟

ج: مقطوع کا معنی ہے کٹا ہوا اگر ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے الگ لکھا ہوا ہو تو اسے مقطوع کہتے ہیں جیسے اَنْ، لَّا سے الگ لکھا ہوا ہے۔

س: موصول کسے کہتے ہیں؟

ج: موصول کا معنی ہے ملا ہوا۔ اگر ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے ملا کر لکھا گیا ہو تو اسے موصول کہتے ہیں جیسے اَلَّا اصل میں اَنْ لَّا تھا یا جیسے بِئْسَمَا اصل میں بِئْسَ مَا تھا۔

س: دُنْیَا، قِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ، صِنْوَانٌ میں ادغام ہو گا یا اظہار؟

ج: اظہار ہو گا۔

س: ان چار لفظوں میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لیے کہ ادغام کی شرط نہیں پائی گئی۔

س: ادغام کی کیا شرط ہے؟

ج: نون ساکن کے بعد حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف ایک کلمہ میں نہ ہو یہاں نون ساکن کے بعد یاء اور واؤ اسی کلمہ میں ہے اس لیے ادغام نہ ہو گا بلکہ اظہار ہو گا۔

س: اس اظہار کا پورا نام کیا ہے؟

ج: اسے اظہار مطلق کہتے ہیں (کیونکہ اس میں حلقی یا شفوی کی قید نہیں)

س: قلب کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی حرف کے بدلنے کو قلب یا اقلاب کہتے ہیں۔

س: نون ساکن وتنوین میں قلب کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد باء آئے تو نون ساکن وتنوین کو میم سے بدل کر اخفاء مع الغنہ کریں گے جیسے مِنْ بَعْدِ، صُمٌّ بُکْمٌ۔

س: اخفاء کسے کہتے ہیں؟

ج: اخفاء کا معنی ہے چھپانا اور اصطلاحِ قراء میں نون و میم کی آواز ناک میں چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں۔

س: نون ساکن وتنوین کا اخفاء کب ہوتا ہے؟

ج: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، یَرْمَلُوْنَ اور باء کے علاوہ باقی پندرہ حرفوں میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء ہوگا جیسے تُنْفِقُوْنَ۔ اَنْدَادًا۔

تیسری فصل

میم ساکن کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: میم ساکن کا بیان ہے۔

س: میم ساکن کے کتنے حال ہیں؟

ج: تین حال ہیں (i) ادغام (ii) اخفاء (iii) اظہار۔

س: میم ساکن کا ادغام کب ہوگا؟

ج: میم ساکن کے بعد دوسری میم آئے تو ادغام ہوگا جیسے اَمْ مَّنْ۔

س: میم ساکن کا اخفاء کب ہوگا؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء ہوگا جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

س: میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء کے علاوہ اور کیا جائز ہے؟

ج: اظہار بھی جائز ہے۔

س: اس اظہار کی کوئی شرط ہے؟

ج: جی ہاں! شرط یہ ہے کہ میم ساکن منقلب (بدلی ہوئی) نون ساکن وتنوین سے نہ ہو جیسے مِنْۢ بَعْدِ، سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ (اس میں صرف اخفاء ہوگا)

س: میم ساکن کا اظہار کب ہوگا؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے وہاں میم ساکن کا اظہار ہوگا۔ جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ كَيْدَهُمْ فِيْ۔

س: بوف کا کیا قاعدہ ہے؟

ج: میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء ہوگا اور و، ف آئیں تو اظہار اس طرح ہو گا کہ میم ساکن کے سکون میں حرکت کی بو آجائے۔

س: بوف کے قاعدے کا کیا حکم ہے؟

ج: اس قاعدے میں اظہار کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ حرکت کی بو آئے یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ میم ساکن کا سکون بالکل تام ہونا چاہیے حرکت کی ہوا بھی نہ لگے۔

چوتھی فصل

حروف غنہ کے بیان میں

س: چوتھی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: حروف غنہ کا بیان ہے۔

س: حروف غنہ کتنے ہیں؟

ج: دو (i) نون (ii) میم

س: نون میں غنہ کب ہوتا ہے؟

ج: نون جب مشدد ہو تو غنہ ہوگا ایسے ہی نون ساکن اور تنوین کے بعد سوائے حروف حلقی اور لام، راء کے، جو حرف آئے گا تو غنہ ہوگا (یہ اس وقت ہے جب بطریق شاطبیہ پڑھا جائے اور اگر بطریق طیبہ پڑھا تو لام، راء پر بھی غنہ ثابت ہے)

س: میم میں غنہ کب ہوتا ہے؟

ج: میم مشدد ہو تو غنہ ہوگا ایسے ہی میم ساکن کے بعد باء آئے تو اخفاء کی حالت میں غنہ ہوگا۔

س: غنہ کی مقدار کیا ہے؟

ج: غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

پانچویں فصل

ہائے ضمیر کے بیان میں

س: پانچویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
ج: ہائے ضمیر کا بیان ہے۔
س: ہائے ضمیر کسے کہتے ہیں؟
ج: عبارت میں کسی اسم ظاہر کو بیان کرنے کے بعد اگر اس کا دوبارہ ذکر کرنا مقصود ہو تو طوالت سے بچنے اور اختصار فی الکلام کی غرض سے بجائے اسم ظاہر کے ایک ہ لاتے ہیں جس کو ہائے ضمیر کہتے ہیں جیسے ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ اور مراد اس سے خاص ضمیر مفرد مذکر غائب ہے۔
س: ہائے ضمیر کی اصل حرکت کیا ہے؟
ج: اصل حرکت ضمہ ہے۔
س: ہائے ضمیر کب مکسور ہوتی ہے؟
ج: اگر ہائے ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور ہو گی جیسے بِهٖ اِلَيْهِ۔
س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟
ج: جی ہاں! چار لفظ مستثنیٰ ہیں (i) وَمَا اَنْسَانِيْهُ سورۂ کہف میں۔ (ii) عَلَيْهُ اللّٰهَ سورۂ فتح میں ان دونوں کی ہائے ضمیر کو مکسور ہونا چاہئے تھا (اَنْسَانِيْهِ، عَلَيْهِ اللّٰهَ) لیکن چونکہ ہائے ضمیر میں ضمہ اصل ہے اس لیے اصل کا اعتبار کرتے ہوئے اس کو مضموم ہی رہنے دیا گیا۔

(iii) اَرْجِهْ (iv) فَاَلْقِهْ سورۂ نمل میں۔ ان دونوں کی ہائے ضمیر کو بھی مکسور ہونا چاہئے تھا اَرْجِهِ فَاَلْقِهِ مگر چونکہ ان کی اصل اَرْجِيْهِ اور فَاَلْقِيْهِ ہے یائے ساکنہ کو حذف کر کے ہائے ضمیر کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا اس لیے یہ ساکن ہے۔

س: ہائے ضمیر کب مضموم ہوتی ہے؟

ج: جب ہائے ضمیر سے پہلے نہ کسرہ ہو نہ یائے ساکنہ ہو تو یہ مضموم ہوگی جیسے لَهٗ، رَسُوْلُهٗ، مِنْهُ، اَخَاهُ، رَاَیْتُمُوْهُ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے وَیَتَّقْهِ سورۂ نور میں۔ اس میں ہائے ضمیر کو مضموم ہونا چاہئے تھا (وَیَتَّقْهُ) لیکن چونکہ اصل میں یَتَّقِیْهِ تھا یاء حذف کرکے قاف کو ساکن کر دیا گیا اصل کے اعتبار سے ہائے ضمیر سے پہلے یاء ساکن ہے اس لیے یہ مکسور ہے۔

س: ہائے ضمیر میں صلہ کب ہوتا ہے؟

ج: جب ہائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو ہائے ضمیر میں صلہ ہوتا ہے جیسے مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ، وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے یَرْضَهُ لَكُمْ اس کو یَرْضَهٗ لَكُمْ پڑھنا چاہئے تھا (صلہ کے ساتھ) لیکن چونکہ اس کی اصل یَرْضَاهُ لَكُمْ ہے (ہائے ضمیر کا ماقبل ساکن ہے) اس لئے اصل کا لحاظ کرتے ہوئے صلہ نہیں کیا گیا۔

س: ہائے ضمیر میں صلہ کب نہیں ہوتا؟

ج: اگر ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو اشباع نہیں ہوتا ہے جیسے مِنْهُ وَیُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے جو سورۂ فرقان میں ہے وہ فِیْهٖ مُهَانًا ہے اسے فِیْهِ مُهَانًا ہونا چاہئے تھا مگر امام حفص نے اپنی روایت میں دونوں لغت کو جمع کیا ہے یعنی جیسے ایک لغت یہ ہے کہ ہائے ضمیر سے ماقبل یا مابعد کوئی حرف ساکن ہو تو صلہ نہ ہو گا ایسے ہی یہ بھی ایک لغت ہے کہ اگر ہائے ضمیر سے ماقبل ساکن ہو تب بھی صلہ ہو گا گویا کہ اسے جمعًا بین اللغتین کی وجہ سے فِیْهٖ مُهَانًا پڑھا۔

س: صلہ کسے کہتے ہیں؟

ج: ہائے ضمیر کی حرکت کے کھینچنے کو صلہ کہتے ہیں۔

س: اشباع کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی بھی حرف کی حرکت کے کھینچنے کو اشباع کہتے ہیں۔

س: صلہ اور اشباع میں کیا فرق ہے؟

ج: صلہ خاص ہے اور اشباع عام ہے یعنی صلہ صرف ہائے ضمیر کی حرکت کے کھینچنے کو کہتے ہیں اور اشباع ہر حرف کی حرکت کے کھینچنے کو کہتے ہیں چاہے ہائے ضمیر ہو یا کوئی دوسرا حرف۔

چھٹی فصل

ادغام کے بیان میں

س: چھٹی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: ادغام کا بیان ہے۔

س: ادغام کسے کہتے ہیں؟

ج: ادغام کے لغوی معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح قراء میں ساکن حرف کو متحرک میں اس طرح ملانا کہ پڑھنے میں ایک حرف (مشدد) ادا ہو۔

س: ادغام کی (باعتبار سبب) کتنی قسمیں ہیں؟

ج: تین قسمیں ہیں (i) ادغام مثلین (ii) ادغام متجانسین (iii) ادغام متقاربین

س: ادغام مثلین کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مکرر (دوبار آنے والا) میں ادغام ہوا تو یہ ادغام مثلین کہلائے گا جیسے اِذْ ذَّھَبَ۔

س: ادغام متجانسین کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہو جن کا مخرج ایک ہو جاتا ہے تو اس ادغام کو

ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ۔

س: ادغام متقاربین کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہو کہ وہ دو حرف نہ مثلین ہیں نہ متجانسین تو ادغام متقاربین کہلائے گا۔ جیسے اَلَمْ نَخْلُقكُّمْ۔

س: ادغام کی باعتبار کیفیت کے کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں (i) ادغام تام (ii) ادغام ناقص

س: ادغام تام کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کیا ہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّ، وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ، عَمَّ۔

س: ادغام ناقص کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی ہو اسے ادغام ناقص کہتے ہیں جیسے مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ، بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ۔

س: مثلین، متجانسین اور متقاربین میں ادغام تام ہوتا ہے یا ناقص؟

ج: (i) مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا (ii) متجانسین میں تام بھی ہوتا ہے جیسے وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ اور ناقص بھی ہوتا ہے جیسے بَسَطْتَّ، اَحَطْتُّ۔ (iii) متقاربین میں بھی تام اور ناقص دونوں ہوتے ہیں جیسے قُلْ رَّبِّ (امام خلیل کے قول پر) مَنْ يَّقُوْلُ۔

س: ادغام کب واجب ہوتا ہے؟

ج: جب مثلین اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام واجب ہے جیسے اِذْذَّهَبَ، قَدْدَّخَلُوْا، قُلْ رَّبِّ (بقول فراء)، عَبَدْ تُّمْ۔

س: يَلْهَثْ ذّٰلِكَ اور يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں ادغام ہوتا ہے یا اظہار؟

ج: ادغام بھی ہوتا ہے (بطریق شاطبیہ) اور اظہار بھی ثابت ہے (بطریق طیبہ)

س: حروف مدہ کا ادغام اپنے مماثل میں ہوگا یا نہ؟

ج: ادغام نہ ہوگا جیسے قَالُوْا وَهُمْ، فِيْ يَوْمٍ۔

س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لئے کہ ادغام کرنے سے حروف مدہ کی ذاتی صفت مدیت جاتی رہے گی۔

س: حرف حلقی کا ادغام غیر حلقی میں ہوگا یا نہ؟

ج: ادغام نہ ہوگا جیسے لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا۔

س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لیے کہ حلقی و غیر حلقی کے مخرج میں بُعد ہے اور ادغام کے لیے اتحاد و قرب مخرج ضروری ہے جو یہاں نہیں پایا جاتا۔

س: حرف حلقی کا ادغام اپنے مجانس میں ہوگا یا نہ؟

ج: ادغام نہ ہوگا جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ۔

س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: ادغام کا مقصد کلمات کے تلفظ کی تخفیف ہوتا ہے یہاں بجائے تخفیف کے کلمہ میں ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ادغام نہیں ہوتا۔

س: حرف حلقی کا ادغام اپنے مماثل میں ہوگا یا نہ؟

ج: اپنے مماثل میں ہوگا جیسے یُوَجِّهْهُ، یُكْرِهْهُنَّ یہ ادغام قرآن مجید میں (روایت حفص میں) صرف ھاء کا ھاء میں ہوتا ہے اور کسی حرف کا نہیں ہوتا۔

س: لام کا ادغام نون میں ہوگا یا نہ؟

ج: نہ ہوگا جیسے قُلْنَا۔

س: ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: قُلْنَا میں پہلے تغیر (تعلیل) ہو چکا ہے ادغام سے مزید تغیر ہوگا جس سے ایک ہی کلمہ میں پے در پے کئی تغیرات (تعلیلات وغیرہ) کا ہونا لازم آئے گا اس لیے ادغام نہیں کیا جاتا۔

س: لام تعریف کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے جو الف لام لایا جاتا ہے اس لام کو لام تعریف کہتے ہیں۔

س: اسم تعریف کا اظہار کب ہوتا ہے؟

ج: جب اسم تعریف اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَه (ان چودہ حروف) سے پہلے آئے تو اس کا اظہار ہوگا جیسے اَلْتِّیْنِ، اَلْبُخْلُ، اَلْغُرُوْرُ، اَلْحَسَنَةُ، بِالْجُنُوْدِ، اَلْكَوْثَرْ، اَلْوَاقِعَةُ، اَلْخَآئِبِیْنَ، اَلْفَآئِزُوْنَ، اَلْعَلِیِّ، اَلْقَانِتِیْنَ، اَلْیَوْمَ، اَلْمُحْسِنَاتِ۔

س: اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَه کونسے حروف کہلاتے ہیں؟

ج: انہیں حروف قمریہ کہتے ہیں۔

س: انہیں حروف قمریہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: ان حروف کو چاند اور اسم تعریف کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی جس طرح چاند کی روشنی ستاروں کی روشنی کو اپنے اندر جذب نہیں کرتی ایسے ہی یہ حروف (قمریہ) بھی اسم تعریف کو اپنے اندر جذب (ادغام) نہیں کرتے بلکہ جیسے چاند کی موجودگی میں ستارے ظاہر ہوتے ہیں ایسے ہی ان حروف (قمریہ) سے پہلے اسم تعریف ظاہر ہوگا (یعنی اس کا اظہار ہوگا)۔

س: اسم تعریف کا ادغام کب ہوتا ہے؟

ج: جب اسم تعریف حروف قمریہ کے علاوہ باقی چودہ حروف (ماسوائے الف کے) سے پہلے آئے تو اس کا ادغام ہوگا جیسے اَلتَّآئِبُوْنَ، اَلثَّاقِبُ، اَلدَّاعِی، اَلذّٰرِیٰتِ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلزَّانِیْ، اَلسَّالِكِیْنَ، اَلشَّمْسُ، وَالصّٰفّٰتِ، وَلَا الضَّآلِّیْنَ، اَلطَّارِقُ، اَلظَّالِمِیْنَ، اَللّٰهُ، اَلنَّجْمُ۔

س: حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف شمسیہ کہتے ہیں (ماسوائے الف کے)

س: انہیں حروف شمسیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: ان حروف کو سورج اور اسم تعریف کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی جس طرح سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے ایسے ہی یہ حروف (شمسیہ) بھی اسم تعریف کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں [illegible]

ادغام ہوتا ہے۔

س: نون ساکن اور تنوین کا ادغام یاء اور واؤ میں کیسا ہوتا ہے؟

ج: ادغام ناقص ہوتا ہے (صفت غنہ باقی رہتی ہے جیسے مَنْ يُّؤْمِنُ، مِنْ وَّالٍ)

س: طاء کا ادغام تاء میں کیسا ہوتا ہے؟

ج: ناقص ہوتا ہے (صفت اطباق باقی رہتی ہے جیسے بَسَطْتَّ)

س: اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ میں ادغام ناقص ہوتا ہے یا تام؟

ج: دونوں ادغام جائز ہیں مگر ادغام تام اولیٰ ہے۔

س: نٓ وَالْقَلَمِ اور يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ میں (نٓ کی نون اور یٰسین کی نون کا) اظہار ہوگا یا ادغام؟

ج: دونوں جائز ہیں اظہار (بطریق شاطبیہ) اور ادغام (بطریق طیبہ) ہوگا۔

س: قرآن مجید میں کتنے سکتے (روایۃ) ہیں؟

ج: چار (۱) عِوَجًا قَيِّمًا (کہف) (۲) مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا (یٰسین) (۳) مَنْ رَاقٍ (قیامۃ) (۴) بَلْ رَانَ (مطففین)۔

س: ان چار کی ادائیگی کیسے ہوگی؟

ج: بوقت سکتہ عِوَجًا قَيِّمًا میں تنوین کو الف سے بدل دیا جائے گا مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا۔

س: ان مذکورہ چار سکتوں میں ترک سکتہ بھی جائز ہے یا نہ؟

ج: جائز ہے (بطریق طیبہ)۔

س: ترک سکتہ کی حالت میں ادائیگی کیسے ہوگی؟

ج: عِوَجًا قَيِّمًا میں اخفاء، مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ادغام ہوگا اور مِنْ مَّرْقَدِنَا پر وقف لازم ہوگا۔

س: مشدد حرف میں کتنی دیر لگتی ہے؟

ج: دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے۔

س: جب دو حرف مثلین غیر مدغم جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے جیسے اَعْيُنِنَا، شِرْكِكُمْ، دَاوُدُ۔

س: يُحْيِ اور دَاوُدُ میں تو دو (بظاہر) مثلین جمع نہیں؟

ج: اصل میں دو یاء اور دو واؤ تھے (يُحْيِيْ، دَاوُوْدُ) تماثل فی الرسم کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا گیا ہے۔

س: اگر متقاربین متصل ہوں یا قریب قریب ہوں اور ادغام نہ کیا جائے تو انہیں کس طرح پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کو خوب صاف پڑھنا چاہئے جیسے قَدْجَآءَ، قَدْ ضَلُّوْا، اِذْتَقُوْلُ، اِذْ زَيَّنَ۔

س: جب دو ضعیف حرف جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے جِبَاهُهُمْ۔

س: اگر قوی حرف کے قریب ضعیف حرف ہو تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کی صفت پورے طور سے ادا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے اِهْدِنَا۔

س: اگر دو حرف مفخم متصل یا قریب ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے صفات کا لحاظ رکھ کر پڑھنا چاہئے جیسے مُضْطَرَّ صَلْصَالٍ۔

س: اگر دو حرف مشدد قریب یا متصل ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر صفت کو پورے طور پر ادا کرتے ہوئے ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے ذُرِّيَّتَهُ، مُطَّهِّرِيْنَ، مِنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى، لُجِّيٍّ يَّغْشٰهُ، وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ۔

س: اگر دو حرف متشابہ الصوت جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے اور ہر ایک کی صفت کو پورے طور پر ادا کرنا چاہئے۔ جیسے اِذْ زَيَّنَ، اَنْقَضَ ظَهْرَكَ، خَلَقَكَ وغیرہ۔

ساتویں فصل

ہمزہ کے بیان میں

س: ساتویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: ہمزہ کے قواعد بیان کئے گئے ہیں۔

س: جب دو ہمزے متحرک اور دونوں قطعی ہوں تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: تحقیق سے یعنی خوب صاف طور سے پڑھنا چاہئے جیسے ءَاَنْذَرْتَهُمْ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنٰی بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ ءَاَعْجَمِيٌّ (حٰمٓ سجدہ) اس قاعدہ سے مستثنٰی ہے اس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہو گی۔

س: تسہیل کسے کہتے ہیں؟

ج: ہمزہ کی حرکت کے موافق جو حرف ہو اس کے اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا اسے تسہیل کہتے ہیں چنانچہ ءَاَعْجَمِيٌّ میں دوسرے ہمزہ کی حرکت زبر ہے اس کے موافق حرف الف ہے اب اس دوسرے ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے (نہ خالص الف اور نہ خالص ہمزہ)۔

س: اگر دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح، تو ان دونوں کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال جائز ہے اور ابدال اولیٰ ہے جیسے آلْئٰنَ (سورہ یونس میں دو جگہ) ءَآلذَّكَرَيْنِ (سورہ انعام میں دو جگہ) ءَآللّٰهُ (سورہ یونس، سورہ نمل میں) اصل میں ءَاَلْئٰنَ، ءَاَلذَّكَرَيْنِ، ءَاَللّٰهُ تھا۔

س: ابدال کسے کہتے ہیں؟

ج: ہمزہ کو اس کی حرکت کے موافق خالص حرف مد سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں چنانچہ مذکورہ تین کلمات میں دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر پڑھیں گے۔

س: ابدال اَولٰی کیوں ہے؟

ج: اس لیے کہ تسہیل کی بنسبت اس میں تغیر تام ہوتا ہے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب کسی حرف میں تغیر کیا جائے تو پورا کیا جائے۔

س: اگر دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح نہ ہو (مکسور ہو، کیونکہ مضموم نہیں آتا) تو ان دونوں کو کیسے پڑھنا چاہیے؟

ج: دوسرے ہمزہ (وصلی) کو حذف کیا جائے گا جیسے اَفْتَرٰی (اصل میں ءَ اِفْتَرٰی تھا)

س: ءَ آلْئٰنَ وغیرہ میں ہمزہ وصلی کو حذف نہیں کیا گیا جبکہ ءَ اِفْتَرٰی وغیرہ میں حذف کیا گیا کیوں؟ (حالانکہ دونوں ہمزے وصلی ہیں)

ج: فتحہ کی حالت میں جو حذف نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں التباس انشاء کا خبر کے ساتھ ہو جائے گا (یعنی اگر اسے حذف کریں گے تو جملہ انشائیہ کے بجائے خبر یہ ہو جائے گا وہ ایسے کہ حذف کرنے کے بعد یہ معلوم نہ ہو گا کہ یہ ہمزہ استفہامی ہے یا وصلی کیونکہ دونوں کی شکل ایک جیسی ہے یعنی دونوں مفتوح ہیں) اور ءَ اِفْتَرٰی وغیرہ میں التباس نہیں ہوتا اس لیے حذف کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں ہمزوں کی حرکت الگ الگ ہے یعنی ایک مفتوح دوسرا مکسور۔

س: جب دو ہمزے جمع ہوں پہلا متحرک (قطعی ہو یا وصلی) اور دوسرا ساکن تو انہیں کیسے پڑھا جائے گا؟

ج: ہمزہ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدل کر پڑھنا واجب ہے جیسے اٰمَنُوْا (اصل میں ءَ اْمَنُوْا تھا) اِیْمَانًا (اصل میں اِءْ مَانٌ تھا) اُوْتُمِنَ (اصل میں اُءْتُمِنَ تھا) اِیْتِ (اصل میں اِءْتِ تھا)

س: جب دو ہمزے جمع ہوں پہلا متحرک وصلی اور دوسرا ساکن ہو تو انہیں کس طرح پڑھنا چاہیے؟

ج: جب ہمزہ وصلی سے ابتداء ہو گی تو ہمزہ ساکنہ بدلا جائے گا جیسے اُؤْتُمِنَ سے اُوْتُمِنَ، ائْتُوْنِی سے اِیْتُوْنِی، ائْتِ سے اِیْتِ اور جب ماقبل سے ملا کر پڑھیں گے تو ہمزہ وصلی گر جائے گا اور ہمزہ ساکنہ نہ بدلا جائے گا جیسے الَّذِی

اؤْتُمِنَ۔ فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِی، فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِی۔

س: درج کلام میں ہمزہ وصلی کو پڑھنا کیسا ہے؟

ج: غلط ہے اسے حذف کر دیا جائے گا اس کو ثابت رکھنا درست نہیں البتہ ابتداء میں ثابت ہوگا۔

س: لام تعریف کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: مفتوح ہوتا ہے جیسے اَلشَّمْسُ، اَلْقَمَرُ۔

س: اسم کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: اسم کا (ابتدائی) ہمزہ مکسور ہوتا ہے جیسے اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِنْتِقَامٌ۔

س: فعل کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اگر اصلی ہو تو ہمزہ (ابتدائی) بھی مضموم ہوگا جیسے اُجْتُثَّتْ ورنہ مکسو ہوگا جیسے اِضْرِبْ، اِنْفَجَرَتْ، اِفْتَحْ۔

س: اِمْشُوْا، اِتَّقُوْا اور اِیْتُوْا کا تیسرا حرف مضموم ہے لیکن ہمزہ مکسور ہے کیوں؟

ج: اس لیے کہ یہ ضمہ اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے ان کی اصل اِمْشِیُوْا، اِتَّقِیُوْا اور اِیْتِیُوْا ہے۔

س: ہمزہ عین کے ساتھ یا ہمزہ حاء کے ساتھ یا حرف مدہ، عین یا حاء کے ساتھ یا عین ھاء ایک ساتھ آئیں یا عین، حاء اور ھاء ایک ساتھ آئیں یا عین، حاء، ھاء مکرر آئیں یا مشدد تو ان کو کیسے پڑھنا چاہیے؟

ج: ہر ایک کو خوب صاف طور پر ادا کرنا چاہیے جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ، فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ، فَاعِلِیْنَ، یَدْعُوْنَ دُعَاءً، سَبِّحْهُ، عَلٰی اَعْقَابِکُمْ، اَحْسَنَ الْقَصَصِ، عَلٰی عَقِبَیْهِ، اَعُوْذُ، عَهِدَ عَاهِدٌ، عٰلَمِیْنَ، طُبِعَ عَلٰی، سَاحِرٍ سَحَّارٍ، لَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ، مَبْعُوْثُوْنَ، یٰنُوْحُ اهْبِطْ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ، لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ، جِبَاهُهُمْ۔

س: ہمزہ متحرک یا ساکن کو کیسا پڑھنا چاہیے؟

ج: خوب صاف طور سے پڑھنا چاہیے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمزہ الف سے بدل

جاتا ہے یا حذف ہو جاتا ہے یا صاف طور سے نہیں نکلتا۔

س: حرف ساکن کے بعد ہمزہ آئے تو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ساکن کا سکون تام ادا ہو اور ہمزہ خوب صاف ادا ہو ایسا نہ ہو کہ ہمزہ حذف ہو جائے اور اس کی حرکت سے ماقبل کا ساکن متحرک یا مشدد ہو جائے کہ جیسے قَدْ اَفْلَحَ، اِنَّ الْاِنْسَانَ۔

س: قَدْ اَفْلَحَ اور اِنَّ الْاِنْسَانَ میں ہمزہ سے پہلے والے ساکن پر سکتہ بھی جائز ہے یا نہ؟

ج: حفصؒ کے بعض طرق (طیبہ) میں ساکن پر سکتہ کیا جاتا ہے تا کہ ہمزہ صاف ادا ہو (خواہ وہ ساکن اور ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں جیسے اَلْاَرْضُ، قَدْاَفْلَحَ)

آٹھویں فصل

حرکات کے ادا کے بیان میں

س: آٹھویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: حرکات کی ادائیگی کا بیان ہے۔

س: فتحہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

ج: انفتاح فم اور صوت سے ادا کیا جاتا ہے۔

س: کسرہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

ج: انخفاض فم اور صوت سے ادا کیا جاتا ہے۔

س: ضمہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

ج: انضمام شفتین سے ادا کیا جاتا ہے۔

س: انفتاح، انخفاض اور انضمام کا کیا معنی ہے؟

ج: انفتاح کا معنی ہے کھلنا، انخفاض کا معنی ہے پست ہونا اور انضمام کا معنی ہے گول ہونا۔

س: انفتاح فم اور صوت، انخفاض فم اور صوت، انضمام شفتین کا کیا معنی ہے؟

ج: انفتاح فم اور صوت کا معنی ہے منہ اور آواز کا کھلنا، انخفاض فم اور صوت کا معنی ہے منہ اور آواز کا پست ہونا اور انضمام شفتین کا معنی ہے دونوں ہونٹوں کا گول ہونا۔

س: فتحہ کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: فتحہ میں کچھ انخفاض ہو جائے تو مشابہ کسرہ کے ہو جائے گا اور اگر کچھ انضمام ہو گیا تو فتحہ مشابہ ضمہ کے ہو جائے گا۔

س: کسرہ کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: اگر کامل انخفاض نہ ہوا بلکہ انفتاح ہو گیا تو کسرہ مشابہ فتحہ کے ہو جائے گا اور کچھ انضمام پایا گیا تو کسرہ مشابہ ضمہ کے ہو جائے گا۔

س: ضمہ کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: اگر ضمہ میں انضمام کامل نہ ہوا بلکہ انخفاض ہو گیا تو ضمہ مشابہ کسرہ کے ہو جائے گا اور انفتاح پایا گیا تو فتحہ کے مشابہ ہو جائے گا۔

س: فتحہ جس کے بعد الف نہ ہو، ضمہ جس کے بعد واؤ ساکن اور کسرہ جس کے بعد یاء ساکن نہ ہو تو ایسے فتحہ، کسرہ اور ضمہ کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: اشباع سے بچانا چاہئے ورنہ یہی حروف (الف، واؤ اور یاء) پیدا ہو جائیں گے (لحن جلی ہو جائے گا)

س: جب ضمہ کے بعد واو مشدد اور کسرہ کے بعد یاء مشدد ہو تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: اشباع سے احتراز نہایت ضروری ہے خصوصاً وقف میں زیادہ خیال رکھنا چاہئے ورنہ مشدد مخفف ہو جائے گا۔

س: جب فتحہ کے بعد الف اور ضمہ کے بعد واؤ ساکن غیر مشدد کسرہ کے بعد یاء ساکن غیر مشدد ہو تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ان حرکات کو اشباع سے ضرور پڑھنا چاہیے ورنہ یہ حروف ادا نہ ہوں گے۔

س: جب کئی حروف مدہ قریب قریب جمع ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے؟

ج: ہر مدہ کو اشباع سے پڑھنا چاہئے کیونکہ اکثر خیال نہ کرنے سے کہیں اشباع ہوتا ہے اور کہیں نہیں ہوتا۔

س: مَجْرھَا جو سورہ ھود میں ہے اصل میں کیا ہے؟

ج: اصل میں مَجْرَھَا ہے یعنی راء مفتوح ہے اور اس کے بعد الف ہے۔

س: اس لفظ کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: راء کا فتحہ خالص اور الف خالص نہ پڑھا جائے گا اور نہ ہی کسرہ خالص اور نہ یاء خالص پڑھی جائے گی بلکہ فتحہ کسرہ کی طرف اور الف یاء کی طرف مائل کرکے پڑھا جائے گا۔

س: ایسا پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: امالہ کہتے ہیں (امالہ کا معنی مائل کرنا اور جھکانا یعنی زبر کو زیر اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا)

س: اس لفظ کے سوا اور کہیں امالہ ہے یا نہ؟

ج: روایت حفصؒ میں اس کے سوا اور کہیں امالہ نہیں ہے۔

س: کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

ج: کسرہ اور ضمہ کو معروف ادا کرنا چاہیے یعنی کسرہ میں انخفاض کامل کے ساتھ آواز کسرہ کی باریک نکلے اور ضمہ میں انضمام شفتین کے ساتھ آواز باریک نکلے۔ مجہول پڑھنے سے بچنا چاہئے کیونکہ کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ مجہول نہیں بلکہ معروف ہے۔

س: حرکات وسکنات کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: حرکات کو خوب ظاہر کرکے پڑھنا چاہیے یہ نہ ہو کہ مشابہ سکون کے ہو جائیں ایسا ہی سکون کامل کرنا چاہئے تاکہ مشابہ حرکت کے نہ ہو جائے۔

س: ساکن حرف کی غلط ادائیگی سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ج: بچنے کی صورت یہ ہے کہ ساکن حرف کی آواز مخرج میں بند ہو جائے اور اس کے بعد ہی دوسرا حرف نکلے اور اگر دوسرا حرف نہ ہونے سے پہلے، مخرج میں

جنبش ہوگئی تو لامحالہ سکون حرکت کے مشابہ ہو جائے گا۔

س: وہ کون سے حروف ہیں جن کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے؟

ج: حروف قلقلہ اور کاف وتاء۔

س: حروف قلقلہ اور کاف وتاء کی جنبش میں کچھ فرق بھی ہے یا نہ؟

ج: فرق ہے کہ حروف قلقلہ میں جنبش سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کاف و تاء میں نہایت نرمی کے ساتھ جنبش ہوتی ہے۔

س: کاف وتاء کی جنبش میں کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج: اس میں حاء کی یا سین کی یا ثاء کی بو نہ آنی چاہیے۔

☆☆☆

تیسرا باب

پہلی فصل

اجتماع ساکنین کے بیان میں

س: تیسرے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
ج: اجتماع ساکنین، مد، مقدار و اوجہ مد اور وقف کے احکام کا بیان ہے۔
س: تیسرے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟
ج: چار فصلیں ہیں۔
س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
ج: اجتماع ساکنین کا بیان ہے۔
س: اجتماع ساکنین کسے کہتے ہیں؟
ج: دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا اسے اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔
س: اجتماع ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟
ج: دو (۱) اجتماع ساکنین علی حدہٖ (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ۔
س: اجتماع ساکنین علی حدہٖ کسے کہتے ہیں؟
ج: دو ساکنوں میں سے پہلا ساکن مدہ ہو اور دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں اسے اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں جیسے دَآبَّةٌ، آٰلْئٰنَ (الف مدہ اور باء، الف مدہ اور لام ساکن ہیں)
س: اجتماع ساکنین علی حدہ جائز ہے یا ناجائز؟
ج: جائز ہے (وصلاً)۔
س: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: دو ساکن جمع ہوں اور پہلا ساکن مدہ نہ ہو یا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں اسے اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں (اجتماع ساکنین علی حدہ کی دونوں شرطیں (۱۔ پہلا مدہ ۲۔ دونوں ایک کلمہ میں) نہ پائیں جائیں)

س: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ جائز ہے یا نہ؟

ج: جائز نہیں، البتہ وقف میں جائز ہے جیسے اَلْقَدْر، بِکُمُ الْعُسْر۔

س: اس ناجائز کو جائز کرنے کی کیا صورت ہے؟

ج: اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(i) اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو اسے حذف کر دیں گے جیسے وَقَالَا الْحَمْدُ، فِی الْاَرْضِ، قَالُوا الْاٰنَ۔

(ii) اگر پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو تو اسے حرکت کسرہ کی دی جائے گی جیسے اِنِ ارْتَبْتُمْ۔

(iii) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اسے ضمہ دیا جائے گا جیسے عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ۔

(iv) اگر پہلا ساکن واؤ لین ہو تو اسے بھی ضمہ دیا جائے گا جیسے دَعَوُا اللّٰهَ۔

(v) اگر پہلا ساکن مِنْ (حرف جر) کا نون ہو تو اسے فتحہ دیا جائے گا جیسے مِنَ اللّٰهِ۔

(vi) اگر پہلا ساکن سورۃ آل عمران کے شروع میں الٓمّٓ کی میم ہو تو اسے بھی فتحہ دیا جائے یعنی الٓمّٓ اللّٰهُ۔

س: بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ (حجرات) میں الاسم کے لام کو کسرہ کیوں دیا گیا؟

ج: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی وجہ سے کسرہ دیا گیا کیونکہ اصل میں بِئْسَ اَلْاِسْمُ الْفُسُوْقُ تھا۔ اَلْاِسْمُ میں لام سے پہلے والا ہمزہ (لام تعریف کا) اور لام کے بعد والا ہمزہ (اسم کا) دونوں وصلی ہیں اور ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف کیا جاتا ہے جب یہ دونوں حذف کر دیئے گئے تو اجتماع ساکنین (الاسم کا لام اور سین) ہوا پہلا ساکن مدہ نہیں اس لیے اسے کسرہ دیا گیا تو بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ ہو گیا۔

س: کلمہ مُنَوَّنَہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس کلمہ کے اخیر حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں اسے کلمہ مُنَوَّنَہ کہتے ہیں۔

س: کلمہ مُنَوَّنَہ کے بعد ہمزہ وصلی ہو اور وہ درج کلام میں حذف ہو جائے تو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ (تنوین اور ہمزہ وصلی کے بعد والا ساکن) کی وجہ سے تنوین کو کیا حرکت دی جائے گی؟

ج: تنوین (کی نون ساکن) کو کسرہ دیا جائے گا جیسے بِزِينَةِ ۨالكَوَاكِبِ۔

س: اس چھوٹے نون کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے نون قطنی کہتے ہیں۔

س: اگر کلمہ مُنَوَّنَہ کے اخیر پر وقف کیا جائے تو تنوین سے ابتداء اور اعادہ درست ہے یا نہ؟

ج: درست نہیں ہے۔

دوسری فصل

مد کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مد کا بیان ہے۔

س: مد کسے کہتے ہیں؟

ج: مد کا معنی لمبا کرنا اور اصطلاح قراء میں حروف مدہ کے کھینچنے اور لمبا کرنے کو مد کہتے ہیں۔

س: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں ۱۔ اصلی ۲۔ فرعی

س: مد اصلی کسے کہتے ہیں؟

ج: حروف مدہ کے بعد نہ سکون ہو اور نہ ہمزہ ہو جیسے قَالَ۔ قِيلَ۔ قُولُوا۔

س: مد فرعی کسے کہتے ہیں؟

ج: حروف مدہ کے بعد سکون یا ہمزہ ہو جیسے جَآءَ، اٰلْئٰنَ، نَسْتَعِیْنُ۔

س: مد فرعی کی کتنی قسمیں (اجمالاً) ہیں؟

ج: چار قسمیں ہیں (اجمالاً اور تفصیلاً نو قسمیں ہیں) ا۔ متصل ۲۔ منفصل ۳۔ لازم ۴۔ عارض

س: مد متصل کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ آئے اور ایک کلمہ میں ہو تو اسے مد متصل کہتے ہیں جیسے جَآءَ، جِیْٓءَ، سُوْٓءَ۔

س: مد منفصل کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ آئے اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اسے مد منفصل کہتے ہیں جیسے مَآ اُنْزِلَ، فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا۔

س: مد عارض کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد سکون وقفی ہو تو اسے مد عارض کہتے ہیں جیسے تُکَذِّبَانْ، تَعْلَمُوْنْ، رَحِیْمْ۔

س: مد عارض وقفی میں طول توسط قصر جائز ہیں یا نہ؟

ج: جائز ہیں۔

س: مد لازم کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد ایسا سکون ہو کہ کسی حالت میں حرف مدہ سے جدا نہ ہو سکے اس کو مد لازم کہتے ہیں جیسے اٰلْئٰنَ، الٓمّٓ۔

س: مد لازم کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: چار قسمیں ہیں ا۔ مد لازم کلمی مخفف ۲۔ مد لازم کلمی مثقل ۳۔ مد لازم حرفی مخفف ۴۔ مد لازم حرفی مثقل

س: مد لازم کی یہ چار قسمیں کیسے ہوئیں؟

ج: اس واسطے کہ اگر حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو تو حرفی کہتے ہیں ورنہ کلمی

کہیں گے پھر ہر ایک کلمی اور حرفی دو قسم ہے مثقل اور مخفف۔

س: مد لازم کلمی مخفف کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد کلمہ میں سکون لازمی ہو تو اسے مد لازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آلْئٰنَ۔

س: مد لازم کلمی مثقل کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حرف مدہ کے بعد کلمہ میں مشدد حرف ہو تو اسے مد لازم کلمی مثقل کہتے ہیں۔ جیسے دَآبَّةٌ۔

س: مد لازم حرفی مخفف کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد محض سکون ہو تو اسے مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے حٰمٓ، الٓمّٓرٰ (کے میم پر)۔

س: مد لازم حرفی مثقل کسے کہتے ہیں؟

ج: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد مشدد حرف ہو تو اسے مد لازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے الٓمّٓرٰ (کے لام پر)

س: مدلین (عارض) کسے کہتے ہیں؟

ج: حرف لین (واؤ ساکن یاء ساکن ماقبل مفتوح) کے بعد ساکن حرف ہو تو اسے مدلین (عارض) کہتے ہیں جیسے خَوْف، صَیْف۔

س: مدلین (عارض) میں طول توسط قصر جائز ہیں یا نہ؟

ج: تینوں جائز ہیں۔

س: عین مریم اور عین شوریٰ میں کونسی مد ہے؟

ج: مد لازم لین۔

س: مد لازم لین کی تعریف کیا ہے؟

ج: اگر حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو تو اسے مد لازم لین کہتے ہیں جیسے کٓھٰیٰعٓصٓ، عٓسٓقٓ (کی عین پر)

س: مد لازم لین میں طول توسط قصر جائز ہیں یا نہ؟

ج: قصر نہایت ضعیف ہے اور طول افضل اور اولیٰ ہے اور توسط جائز ہے۔

س: الٓمّٓ اللّٰهُ (ال عمران) کے میم پر وصلاً طول توسط قصر جائز ہے یا نہ؟

ج: طول اور قصر دونوں جائز ہیں توسط جائز نہیں کیونکہ مد لازم میں طول ہوتا ہے اور قصر کو جو جائز کہا گیا وہ موجودہ حالت کا لحاظ کر کے کہا گیا ہے (اجتماع ساکنین کی وجہ سے میم پر فتحہ آ گیا اور مد اصلی کا حکم لگا دیا گیا)

س: حرف مدہ جب موقوف ہو تو کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج: حرف مدہ ایک الف سے زیادہ نہ ہو جائے دوسرے یہ کہ حرف مدہ کے بعد ہاء یا ہمزہ زائد نہ ہو جائے جیسے قَالُوْا، فِيْ، مَا۔

تیسری فصل

مقدار اور اوجہ مد کے بیان میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: مقدار اور اوجہ مد کا بیان ہے۔

س: مقدار کسے کہتے ہیں؟

ج: حروف مدہ کی لمبائی کے اندازہ کو مقدار مد کہتے ہیں جیسے ایک الف، دو الف تین الف۔

س: اوجہ مد کسے کہتے ہیں؟

ج: اوجہ جمع ہے وجہ کی اور مراد ان سے مقدار مد کے نام ہیں جیسے طول توسط اور قصر ان کو اوجہ مد کہتے ہیں۔

س: مد عارض (وقفی) اور مد لین عارض میں کتنی وجوہ ہیں؟

ج: تین وجوہ ہیں ۱۔ طول ۲۔ توسط ۳۔ قصر

س: ان دونوں مدوں کی وجوہ میں کیا فرق ہے؟

ج: مد عارض وقفی میں طول اولیٰ ہے اس کے بعد توسط اور اس کے بعد قصر کا مرتبہ ہے بخلاف مد لین عارض کے کہ اس میں پہلا مرتبہ قصر کا ہے اس کے بعد توسط۔

کا اس کے بعد طول کا۔

س: طول کی مقدار کیا ہے؟

ج: ایک قول میں طول کی مقدار تین الف ہے اور دوسرے قول میں پانچ الف ہے۔

س: توسط کی مقدار کیا ہے؟

ج: ایک قول میں توسط کی مقدار دو الف ہے اور دوسرے قول میں تین الف ہے۔

س: قصر کی مقدار کیا ہے؟

ج: قصر کی مقدار دونوں قولوں میں ایک ہی الف ہے۔

س: مد لازم کی چاروں قسموں میں طول علی التساوی (برابر) ہوگا یا اس میں کمی بیشی ہوگی؟

ج: جمہور کے نزدیک علی التساوی ہوگا بعض کے نزدیک مثقل میں زیادہ مد ہے اور بعض کے نزدیک مخفف میں زیادہ مد ہے۔

س: حرف موقوف علیہ مفتوح سے پہلے جب حرف مدہ یا حرف لین ہو تو وقف میں کتنی وجوہ ہوں گی؟

ج: تین وجوہ ہوں گی (کیونکہ یہاں صرف وقف بالا سکان ہوتا ہے) جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ، لَاضَیْرَ ۱۔ طول مع الاسکان ۲۔ توسط مع الاسکان ۳۔ قصر مع الاسکان۔

س: ان تینوں میں سے کتنی جائز ہیں؟

ج: تینوں جائز ہیں۔

س: اگر حرف موقوف علیہ مکسور سے پہلے حرف مدہ یا حرف لین ہو تو عقلی وجوہ کتنی نکلتی ہیں؟

ج: چھ وجوہ نکلتی ہیں (کیونکہ یہاں وقف بالاسکان اور وقف بالروم ہوتا ہے اور تین وجوہ وقف بالاسکان کی اور تین وجوہ وقف بالروم کی ہوتی ہیں) جیسے الرَّجِیم

ا۔طول مع الاسکان	۲۔توسط مع الاسکان	۳۔قصر مع الاسکان
۴۔طول مع الروم	۵۔توسط مع الروم	۶۔قصر مع الروم

س: ان چھ میں سے کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہیں؟

ج: چار وجوہ جائز ہیں (طول توسط قصر مع الاسکان، قصر مع الروم) اور دو وجہیں (طول مع الروم، توسط مع الروم) غیر جائز ہیں۔

س: یہ دو وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟

ج: اس لیے کہ مد (فرعی) کے واسطے حرف مد کے بعد سکون چاہئے اور روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف متحرک ہوتا ہے۔

س: اگر حرف موقوف مضموم سے پہلے حرف مدہ یا حرف لین ہو تو وقف میں کتنی وجوہ ہوں گی؟

ج: عقلی وجوہ نو نکلتی ہیں (کیونکہ یہاں تین طرح وقف ہوتا ہے وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشمام اور ہر ایک وقف کی تین تین وجوہ نکلتی ہیں) جیسے نَسْتَعِيْنُ۔

ا۔طول مع الاسکان	۲۔توسط مع الاسکان	۳۔قصر مع الاسکان
۴۔طول مع الاشمام	۵۔توسط مع الاشمام	۶۔قصر مع الاشمام
۷۔طول مع الروم	۸۔توسط مع الروم	۹۔قصر مع الروم

س: ان نو وجوہ میں کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہیں؟

ج: سات وجوہ جائز ہیں (طول توسط قصر مع الاسکان، طول توسط قصر مع الاشمام، قصر مع الروم) اور دو وجہیں غیر جائز ہیں (طول مع الروم توسط مع الروم)

س: یہ دو وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟

ج: اس لیے کہ مد (فرعی) کے لیے حرف مد کے بعد سکون چاہئے اور روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف متحرک ہوتا ہے۔

س: جب مد عارض وقفی یا مد لین عارض کئی جگہ ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: تساوی اور توافق کا خیال رکھنا چاہئے۔

س: یہ تساوی و توافق کیسے ہوگا؟

ج: اگر ایک جگہ مد عارض میں طول کیا ہے تو دوسری جگہ بھی طول کیا جائے اگر توسط کیا ہے تو دوسری جگہ بھی توسط کرنا چاہئے اور اگر قصر کیا ہے تو دوسری جگہ بھی قصر کرنا چاہئے۔ ایسا ہی مدلین بھی جب کئی جگہ ہوں تو توافق ہونا چاہئے۔

س: یہ تساوی و توافق صرف اوجہ مد میں ہوگا یا مقدار مد میں بھی ہوگا؟

ج: جیسے اوجہ مد میں تساوی اور توافق ہونا چاہئے ایسے ہی مقدار مد طول و توسط میں بھی تساوی اور توافق ہونا چاہئے۔

س: اَعُوْذُ اور بَسْمَلَه سے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تک فصل کل کی حالت میں ضربی عقلی وجہیں کتنی نکلتی ہیں؟

ج: اڑتالیس وجہیں نکلتی ہیں۔

س: یہ اڑتالیس وجہیں کیسے نکلیں گی؟

ج: اس طرح کہ رجیم کے اوجہ ثلاثہ مع الاسکان (طول توسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم کو رحیم کے مدود ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم میں ضرب دینے سے سولہ وجہیں ہوتی ہیں پھر ان سولہ کو اَلْعٰلَمِیْنَ کے اوجہ ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) میں ضرب دینے سے اڑتالیس وجہیں ہوتی ہیں۔

س: کیا ان اڑتالیس وجوہ کو نقشہ کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور وہ نقشہ یہ ہے۔

ا۔

الرجیم کی چار (جائز) وجوہ
ا۔ طول مع الاسکان
۲۔ توسط مع الاسکان
۳۔ قصر مع الاسکان
۴۔ قصر مع الروم

۲۔

الرحیم کی چار (جائز) وجوہ
۱۔طول مع الاسکان
۲۔توسط مع الاسکان
۳۔قصر مع الاسکان
۴۔قصر مع الروم

۳۔ الرجیم کی چار وجوہ کو الرحیم کی چار وجوہ سے ضرب دینے سے عقلی ضربی وجوہ سولہ ہوتی ہیں۔

نمبر شمار	الرجیم	الرحیم
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان
۲	" "	توسط مع الاسکان
۳	" "	قصر مع الاسکان
۴	" "	قصر مع الروم
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان
۶	" "	توسط مع الاسکان
۷	" "	قصر مع الاسکان
۸	" "	قصر مع الروم
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان
۱۰	" "	توسط مع الاسکان
۱۱	" "	قصر مع الاسکان
۱۲	" "	قصر مع الروم
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان
۱۴	" "	توسط مع الاسکان

۱۵	" "	قصر مع الاسکان
۱۶	" "	قصر مع الروم

پھر ان سوا کو العلمین کی تین وجوہ سے ضرب دینے سے اڑتالیس وجہیں نکلتی ہیں۔

نمبر شمار	الرحیم	الرحیم	العلمین	جائز ناجائز مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	" "	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	" "	قصر مع الروم	" "	"
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۶	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۷	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۸	" "	قصر مع الروم	" "	"
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۱۰	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۱۲	" "	قصر مع الروم	" "	"
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	" "	"
۱۴	" "	توسط مع الاسکان	" "	"

۱۵	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۱۶	" "	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۱۷	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	ناجائز
۱۸	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۹	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۲۰	" "	قصر مع الروم	" "	"
۲۱	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۲۲	" "	توسط مع الاسکان	" "	جائز
۲۳	" "	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۲۴	" "	قصر مع الروم	" "	"
۲۵	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۲۶	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۲۷	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۲۸	" "	قصر مع الروم	" "	"
۲۹	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	" "	"
۳۰	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۳۱	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۳۲	" "	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۳۳	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	ناجائز
۳۴	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۳۵	" "	قصر مع الاسکان	" "	"

۳۶	" "	قصر مع الروم	" "	"
۳۷	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۳۸	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۳۹	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۴۰	" "	قصر مع الروم	" "	"
۴۱	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۴۲	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۴۳	" "	قصر مع الاسکان	" "	جائز
۴۴	" "	قصر مع الروم	" "	ناجائز
۴۵	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	" "	"
۴۶	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۴۷	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۴۸	" "	قصر مع الروم	" "	جائز

نوٹ: جائز، ناجائز اور مختلف فیہ کی یہ تقسیم صاحب فوائد مکیہ کے قول پر ہے ورنہ بعض دیگر قراء نے اس تقسیم سے اختلاف بھی کیا ہے ملاحظہ ہو ''تسہیل القواعد'' مصنفہ حضرت قاری فتح محمد پانی پتیؒ، ''توضیحاتِ مرضیہ'' شرح فوائد مکیہ مؤلفہ حضرت قاری محمد شریف صاحبؒ۔

س: فصل اول وصل ثانی کی صورت میں عقلی وجہیں کتنی نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں اس طرح پر کہ رحیم کے مدوہ ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم کو العلمین کے اوجہ ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) میں ضرب دینے سے بارہ وجہیں ہوتی ہیں۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	الرجیم	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۵	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	ناجائز
۶	توسط مع الاسکان	" "	جائز
۷	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۸	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۹	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	ناجائز
۱۰	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	قصر مع الاسکان	" "	جائز
۱۲	قصر مع الروم	" "	"

س: ان بارہ وجھوں میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: چار بالاتفاق جائز، دو مختلف فیہ او باقی چھ ناجائز ہیں۔

س: وصل اول فصل ثانی میں کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں اس طرح پر کہ الرجیم کے مدود ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم کو العلمین کے مدود ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسکان) میں ضرب دینے سے بارہ وجہیں ہوتی ہیں۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	الرحیم	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۵	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	ناجائز
۶	توسط مع الاسکان	" "	جائز
۷	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۸	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۹	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	ناجائز
۱۰	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	قصر مع الاسکان	" "	جائز
۱۲	قصر مع الروم	" "	"

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: چار بالاتفاق جائز، دو مختلف فیہ اور باقی چھ ناجائز ہیں۔

س: وصل کل کی حالت میں کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: تین وجہیں نکلتی ہیں یعنی طول توسط قصر مع الاسکان

س: کیا ان تین وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	جائز

۲	توسط مع الاسکان	جائز
۳	قصر مع الاسکان	جائز

س: ان تین وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: تینوں جائز ہیں۔

س: فصل کل، فصل اول وصل ثانی، وصل اول فصل ثانی اور وصل کل میں کل کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: کل وجوہ پچھتر نکلتی ہیں۔

س: ان پچھتر وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: پندرہ بالاتفاق جائز، چھ مختلف فیہ اور باقی چون (۵۴) ناجائز ہیں۔

نوٹ: یاد رہے یہ قول فوائد مکیہ کے مؤلفؒ کا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

س: اگر الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: ایک سو بانوے (۱۹۲) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: اگر مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: سات سو اڑسٹھ (۷۶۸) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: اگر نَسْتَعِيْنُ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: پانچ ہزار تین سو چھہتر (۵۳۷۶) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: وجہ صحیح نکالنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: وجہ صحیح نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس وجہ میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہو جائے یا مساوات نہ رہے یا اقوال مختلفہ میں خلط ہو جائے تو یہ وجہ غیر صحیح ہو گی۔

اور اگر قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو اور مساوات رہے اور اقوال مختلفہ میں خلط نہ ہو تو یہ وجہ صحیح ہو گی۔

س: جب عارض (وقفی) اور مدلین عارض جمع ہوں تو عقلی وجہیں کتنی نکلتی ہیں؟

ج: عقلی وجہیں نو نکلتی ہیں۔

س: اگر مد عارض مقدم ہو مدلین عارض پر تو کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہوں گی؟

ج: چھ وجہیں (طول مع الطول، طول مع التوسط، طول مع القصر، توسط مع التوسط، توسط مع القصر، قصر مع القصر) جائز اور تین وجہیں (توسط مع الطول، قصر مع التوسط، قصر مع الطول) غیر جائز ہیں۔

س: یہ تین وجوہ غیر جائز کیوں ہیں؟

ج: یہ وجہیں غیر جائز اس وجہ ہیں کہ حروف مدہ میں مد اصل اور قوی ہے اور حرف لین میں جو مد ہوتا ہے وہ تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس وجہ سے حرف لین میں مد ضعیف ہے اور ان تین صورتوں میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہوتی ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

س: حروف مد اور حروف لین میں وجہ تشبیہ کیا ہے؟

ج: ساکن ولطیف ہونا وجہ تشبیہ ہے۔ یعنی دونوں ساکن ہوتے ہیں اور دونوں کو نرمی ولطافت سے ادا کیا جاتا ہے۔

س: کیا ان وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	مد عارض وقفی (مِنْ جُوْعٍ)	مد عارض لین (مِنْ خَوْفٍ)	جائز، ناجائز
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	جائز
۵	توسط مع الاسکان	" "	"
۶	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۷	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	جائز

۸	توسط مع الاسکان	" "	"
۹	قصر مع الاسکان	" "	"

س: اگر مد عارض لین مقدم ہو مد عارض وقفی پر تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: نو وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان نو میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: چھ وجہیں (قصر مع القصر، قصر مع التوسط، قصر مع الطول، توسط مع الطول، توسط مع التوسط، طول مع الطّول) جائز اور تین وجہیں (طول مع التوسط، طول مع القصر، توسط مع القصر) غیر جائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟

ج: یہ وجہیں غیر جائز اس وجہ سے ہیں کہ حروف مدہ میں مد اصل اور قوی ہے اور حرف لین میں جو مد ہوتا ہے وہ تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس وجہ سے حرف لین میں مد ضعیف ہے اور ان صورتوں میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہوتی ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

س: کیا ان وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	مد عارض لین (لَارَیْبَ)	مد عارض وقفی (لِلْمُتَّقِیْنَ)	جائز، ناجائز
۱	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	"
۳	طول مع الاسکان	" "	"
۴	قصر مع الاسکان	توسط مع الاسکان	"
۵	توسط مع الاسکان	" "	"

٦	طول مع الاسکان	" "	ناجائز
٧	قصر مع الاسکان	قصر مع الاسکان	جائز
٨	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
٩	طول مع الاسکان	" "	"

س: مد متصل و منفصل کی مقدار میں کتنے اقوال ہیں؟

ج: کئی اقوال ہیں دو الف، ڈھائی الف، چار الف اور منفصل میں قصر (ایک الف) بھی جائز ہے۔ (بطریق طیبہ)۔

نمبر شمار	مد متصل	جائز و ناجائز	مد منفصل	جائز و ناجائز
١	ایک الف	ناجائز	ایک الف	جائز
٢	دو الف	جائز	دو الف	"
٣	ڈھائی الف	جائز	ڈھائی الف	"
٤	چار الف	جائز	چار الف	"

س: ان اقوال میں سے کس پر عمل کرنا چاہئے؟

ج: جس پر جی چاہے عمل کیا جائے درست ہے مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس قول کو پہلی جگہ لیا ہے وہی قول دوسری تیسری جگہ لیا جائے تاکہ مساوات رہے۔

س: وَالسَّمَآءَ بِنَآءً میں اگر اقوال کو ضرب دیا جائے تو کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: نو وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان نو میں سے کتنی وجوہ جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟

ج: تین وجہیں (دو الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور چھ وجہیں (دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع دو الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ چھ وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: اس لیے کہ ان میں مساوات نہیں ہے۔

س: کیا ان وجوہ کو نقشے سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	وَالسَّمَآءَ	بِنَآءً	جائز و ناجائز
۱	دو الف	دو الف	جائز
۲	ڈھائی الف	"	ناجائز
۳	چار الف	"	"
۴	دو الف	ڈھائی الف	"
۵	ڈھائی الف	"	جائز
۶	چار الف	"	ناجائز
۷	دو الف	چار الف	"
۸	ڈھائی الف	"	"
۹	چار الف	"	جائز

س: جب مد منفصل کئی جگہ جمع ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا چاہیے؟

ج: مساوات رہے اور اقوال مختلفہ میں خلط نہ ہو۔

س: لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ میں ضرب دینے سے کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: سولہ وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان سولہ میں سے کتنی وجہیں جائز و ناجائز ہیں؟

ج: چار وجہیں (ایک الف مع ایک الف، دو الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور بارہ وجہیں (ایک الف مع دو الف، ایک الف مع ڈھائی الف، ایک الف مع چار الف، دو الف مع ایک الف، دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع ایک

الف، ڈھائی الف مع دو الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع ایک الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ بارہ وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: اس لیے کہ ان میں مساوات نہیں ہے۔

س: کیا ان سولہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ	نَسِيْنَآ اَوْ	جائز و ناجائز
۱	ایک الف	ایک الف	جائز
۲	دو الف	" "	ناجائز
۳	ڈھائی الف	" "	"
۴	چار الف	" "	"
۵	ایک الف	دو الف	"
۶	دو الف	" "	جائز
۷	ڈھائی الف	" "	ناجائز
۸	چار الف	" "	"
۹	ایک الف	ڈھائی الف	"
۱۰	دو الف	" "	"
۱۱	ڈھائی الف	" "	جائز
۱۲	چار الف	" "	ناجائز
۱۳	ایک الف	چار الف	"
۱۴	دو الف	" "	"
۱۵	ڈھائی الف	" "	"

۱۶	چار الف	" "	جائز

س: جب مد منفصل اور متصل جمع ہوں اور منفصل مقدم ہو تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: نو وجہیں (ایک الف مع دو الف، دو الف مع دو الف، ایک الف مع ڈھائی الف، دو الف مع ڈھائی الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، ایک الف مع چار الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور تین وجہیں (ڈھائی الف مع دو الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: متصل، منفصل سے اقویٰ ہے اور ترجیح ضعیف کی قوی پر غیر جائز ہے۔

س: کیا ان بارہ وجوں کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	منفصل هُؤُلَآءِ	متصل	جائز و ناجائز
۱	ایک الف	دو الف	جائز
۲	دو الف	" "	"
۳	ڈھائی الف	" "	ناجائز
۴	چار الف	" "	"
۵	ایک الف	ڈھائی الف	جائز
۶	دو الف	" "	"
۷	ڈھائی الف	" "	"
۸	چار الف	" "	ناجائز
۹	ایک الف	چار الف	جائز

۱۰	دو الف	" "	"
۱۱	ڈھائی الف	" "	"
۱۲	چار الف	" "	"

س: جب مد متصل اور منفصل جمع ہوں اور متصل مقدم ہو تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: نو وجہیں (دو الف مع ایک الف، ڈھائی الف مع ایک الف، چار الف مع ایک الف، دو الف مع ایک الف، ڈھائی الف مع دو الف، چار الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور تین وجہیں (دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع چار الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: متصل، منفصل سے اقویٰ ہے اور ترجیح ضعیف کی قوی پر غیر جائز ہے۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	متصل جَآءَ	منفصل وَآ آبَا ھُمْ	جائز و ناجائز
۱	دو الف	ایک الف (قصر)	جائز
۲	ڈھائی الف	" "	"
۳	چار الف	" "	"
۴	دو الف	دو الف	"
۵	ڈھائی الف	" "	"
۶	چار الف	" "	"
۷	دو الف	ڈھائی الف	ناجائز

۸	ڈھائی الف	" "	جائز
۹	چار الف	" "	"
۱۰	دو الف	چار الف	ناجائز
۱۱	ڈھائی الف	" "	"
۱۲	چار الف	" "	جائز

س: جب متصل اور منفصل کئی جمع ہوں تو وجہ صحیح اور غیر صحیح کیسے نکالی جائے؟

ج: جن وجوہ میں مساوات ہو اور قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو تو وہ وجہیں جائز ہیں اور اگر مساوات نہ رہی یا ضعیف کو قوی پر ترجیح دے دی گئی تو وہ وجہ ناجائز ہوگی۔

س: جب متصل کا ہمزہ اخیر کلمہ میں واقع ہو اور اس پر وقف اسکان یا اشمام کے ساتھ کیا جائے جیسے یَشَآءُ، قُرُوْٓءٍ، نَسِیٓءُ، (یعنی مد متصل و مد عارض وقفی یکجا ہو جائیں) تو اس میں طول توسط قصر جائز ہوں گے یا نہ؟

ج: توسط، طول جائز ہیں اور قصر ناجائز ہے۔

س: قصر کیوں ناجائز ہے؟

ج: اس واسطے کہ اس صورت میں سبب اصلی (ہمزہ) کا الغاء اور سبب عارضی (سکون) کا اعتبار لازم آتا ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

س: توسط سے مد متصل کا توسط مراد ہے یا مد عارضی وقفی کا؟

ج: مد متصل کا توسط مراد ہے نہ کہ مد عارض وقفی کا کیونکہ متصل قوی ہے اور مد عارض وقفی ضعیف ہے (یہ صرف قاری کے ذہن میں ہوگا ورنہ اس بات کی کوئی علامت نہیں کہ یہ متصل کا توسط ہے یا عارض وقفی کا)

س: طول کو کیوں جائز قرار دیا گیا حالانکہ مد متصل میں توسط ہوتا ہے؟

ج: اس لیے کہ مد کے دونوں سبب (ہمزہ اور سکون) ایک جگہ جمع ہو گئے جس کی وجہ سے سبب زیادہ قوی ہو گیا اس لیے طول کو جائز قرار دیا گیا بلکہ افضل اور اولیٰ کہا گیا۔

س: جہاں مد متصل اور عارض وقفی جمع ہوں اور وقف بالروم کیا جائے تو طول توسط

قصر تینوں جائز ہیں یا نہ؟

ج: صرف توسط جائز ہوگا۔

س: طول اور قصر کیوں ناجائز ہیں؟

ج: قصر تو اس لیے ناجائز ہے کہ سبب اصلی کا الغاء اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے اور یہ غیر جائز ہے اور طول اس لیے ناجائز ہے کہ وقف بالاسکان کی طرح یہاں دو سبب جمع نہیں ہوتے اس لیے مد متصل کی اصلی مقدار (توسط) سے بڑھانا جائز نہیں ورنہ ضعیف (عارض) کو قوی (متصل) پر ترجیح لازم آئے گی۔

س: اس فصل میں بیان کی گئی تمام اوجہ مد کا ہر جگہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: معیوب ہے اس قسم کی وجہوں میں سے ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے البتہ افادہ کے لحاظ سے سب وجہوں کا ایک جگہ جمع کر لینا معیوب نہیں۔

س: اس فصل میں جن وجوہ کو غیر جائز اور غیر صحیح کہا گیا اس سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد غیر اولیٰ ہے یعنی بہتر نہیں قاری ماہر کے لیے معیوب ہے۔

س: اختلاف مرتب کسے کہتے ہیں؟

ج: ایک لفظ کا اختلاف دوسرے پر موقوف ہو تو اسے اختلاف مرتب کہتے ہیں۔

س: اختلاف مرتب کی کوئی مثال ہے؟

ج: جی ہاں! مثلاً فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ میں ادم کو مرفوع (ادمُ) پڑھیں تو کلمات کو منصوب (کَلِمٰتٍ) پڑھنا ضروری ہے ایسا ہی ادم کو منصوب (ادمَ) پڑھیں تو کلمات کو مرفوع (کَلِمٰتٌ) پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔

س: اختلاف مرتب میں خلط کرنا کیسا ہے؟

ج: حرام ہے (مذکورہ مثال میں اٰدَمُ پڑھ کر كَلِمٰتٌ پڑھنا یا اٰدَمَ پڑھ کر كَلِمٰتٍ پڑھنا حرام ہے)

س: ایک روایت کا التزام کر کے پڑھا جائے تو اس میں خلط کرنا یعنی دوسری روایت ملا دینا کیسا ہے؟

ج: حرام ہے کیونکہ ایسا کرنے سے کذب فی الروایت لازم آتا ہے۔

س: ایک روایت کے کسی طریق کے التزام کئے بغیر پڑھا جائے اور طرق میں خلط کیا جائے تو کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔ مثلاً حفصؒ کی روایت میں دو طریق مشہور ہیں ایک امام شاطبیؒ کا دوم جزریؒ کا تو ان میں خلط کرنا اس لحاظ سے کہ دونوں وجہ حفصؒ سے ثابت ہیں کچھ حرج نہیں خصوصاً جب ایک وجہ عوام میں شائع (مشہور) ہو گئی ہو اور دوسری مشہور ثابت عند القراء ہو اور متروک عند العوام ہو گئی ہو تو ایسی صورت میں لکھنا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ متاخرین کے اقوال و آراء میں خلط کرنا چنداں مضائقہ نہیں۔

چوتھی فصل

وقف کے احکام میں

س: چوتھی فصل میں کیا بیان کی گیا ہے؟

ج: وقف کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

س: وقف کا کیا معنی ہے؟

ج: کلمہ غیر موصول پر سانس کا توڑنا۔

س: غیر موصول کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ سے لکھائی میں ملا ہوا نہ ہو۔

س: اگر آیت اور اوقاف معتبرہ کے علاوہ کسی جگہ وقف کیا تو پھر کہاں سے پڑھے؟

ج: جس کلمہ پر سانس ٹوٹے اس سے (یا ماقبل سے) اعادہ کرے۔

س: وسط کلمہ اور کلمہ موصولہ پہ وقف، یا وہاں سے ابتدا اور اعادہ جائز ہے یا نہ؟

ج: جائز نہیں ہے۔

س: جس کلمہ پر وقف کیا ہے اگر وہ ساکن تو کیا کرنا چاہئے؟

ج: صرف سانس توڑ دینا چاہئے۔

س: کلمہ اصل میں ساکن ہے مگر اب حرکت عارضی ہے پس وقف میں کیا کریں

گے؟

ج: آخری حرف کو ساکن کردیں گے جیسے عَلَیۡھِمُ الذِّلَّةُ میں پہلے کلمہ پر وقف عَلَیۡھِمۡ ہوگا (میم کی حرکت عارضی ہے)

س: اگر حرف موقوف تاء بصورت ہاء ہو تو وقف کیسے کیا جائے گا؟

ج: تاء کو ہائے ساکنہ سے بدل دیں گے جیسے رَحۡمَةٌ سے رَحۡمَہۡ۔

س: اگر آخری حرف پر دو زبر ہو تو وقف کیسے کیا جائے گا؟

ج: تنوین کو الف سے بدل دیں گے جیسے سَوَآءً سے سَوَآءَا۔

س: اگر حرف موقوف پر ایک زبر ہو تو کون سا وقف ہوگا؟

ج: وقف بالاسکان ہوگا جیسے یَعۡلَمُوۡنَ سے یَعۡلَمُوۡنۡ۔

س: اگر موقوف پر ایک پیش یا دو پیش ہوں تو کون کون سا وقف ہوگا؟

ج: وقف بالاسکان، وقف بالاشمام اور وقف بالروم تینوں جائز ہیں۔

س: اشمام کا کیا معنی ہے؟

ج: حرف کو ساکن کرکے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔

س: روم کا کیا معنی ہے؟

ج: حرکت کو خفی صوت سے ادا کرنا۔

س: اگر اخیر حرف پر ایک زیر یا دو زیر ہوں تو وقف کیسے ہوگا؟

ج: وقف بالاسکان اور وقف بالروم ہوگا۔

س: روم اور اشمام حرکت اصلی پر ہوں گے یا حرکت عارضی پر؟

ج: حرکت اصلی پر ہوں گے اگر حرکت عارضی ہوگی تو روم و اشمام جائز نہ ہوگا جیسے عَلَیۡکُمُ الصِّیَام میں علیکم پر وقف بالاشمام وبالروم جائز نہیں کیونکہ میم کی حرکت عارضی ہے۔

س: روم کی حالت میں تنوین ثابت ہوگی یا حذف کردی جائے گی؟

ج: حذف کردی جائے گی۔

س: ہائے ضمیر کا صلہ وقف بالاسکان اور وقف بالروم میں ثابت ہوگا یا حذف کردیا

جائے گا؟

ج: حذف کر دیا جائے گا جیسے بِہٖ سے بِہٖ، لَہٗ سے لَہٗ۔

س: وہ کون سے کلمات ہیں جن کے آخر کا الف وقف میں پڑھا جائے گا اور وصل میں نہ پڑھا جائے گا؟

ج: اَلظُّنُوْنَا، اَلرَّسُوْلَا، اَلسَّبِیْلَا (سورہ احزاب) سَلَا سِلَا، پہلا قَوَارِیْرَا (سورہ دہر) لٰکِنَّا (سورہ کہف) اَنَا (ضمیر مرفوع منفصل)

س: سَلَا سِلَا (سورہ دہر) پر کیسے وقف ہوگا؟

ج: وقف کی حالت میں اثبات الف اور حذف الف دونوں جائز ہیں۔

س: کس جگہ وقف احب اور مستحسن ہے؟

ج: آیات پر وقف کرنا احب اور مستحسن ہے۔

س: آیت کے بعد کون کون سی علامات وقف پر وقف کرنا چاہئے؟

ج: م، ط، ج، ز، میں سے کسی ایک پر وقف کرنا چاہئے۔

س: اَولٰی کو چھوڑ کر غیر اَولٰی علامت پر وقف کرنا چاہئے یا نہ؟

ج: اولٰی کو غیر اولٰی پر ترجیح نہ دینا چاہئے یعنی آیت کو چھوڑ کر غیر آیت پر وقف کرنا یا م کی جگہ وصل کر کے ط وغیرہ پر وقف کرنا بلکہ ایسا انداز رکھے کہ جب سانس توڑے تو آیت پر یا م، ط پر۔

س: جس آیت کو مابعد سے تعلق لفظی ہو تو وہاں وصل اَولٰی ہے یا فصل؟

ج: بعض کے نزدیک وصل اولٰی ہے فصل سے۔

س: وصل کی جگہ صرف وقف یا وقف کی جگہ صرف وصل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟

ج: معنی نہیں بدلتے اور محققین کے نزدیک نہ گناہ ہے نہ کفر البتہ قواعد عرفیہ (قراء کے بنائے ہوئے قواعد) کے خلاف ہے جن کا اتباع کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ایہام (وہم) معنی غیر مراد لازم نہ آئے۔

س: اعادہ میں کس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اعادہ ایسی جگہ سے کریں کہ ایہام معنی غیر مراد

لازم نہ آئے بعض جگہ اعادہ نہایت قبیح ہوتا ہے۔

س: اعادہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: اعادہ کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعادہ حسن ۲۔ اعادہ احسن ۳۔ اعادہ قبیح ۴۔اعادہ اقبح۔ (وقف کی طرح کیونکہ وقف کہیں حسن کہیں احسن اور کہیں قبیح اور کہیں اقبح ہوتا ہے)

س: اعادہ حسن، احسن، قبیح اور اقبح کسے کہتے ہیں؟

ج: ۱۔ جہاں سے اعادہ کرنے میں معنی میں خوبی ظاہر ہو اسے اعادہ حسن کہتے ہیں۔

۲۔ جہاں سے معنی میں بہت زیادہ خوبی ظاہر ہو اسے اعادہ احسن کہتے ہیں۔

۳۔ جہاں سے اعادہ کرنے سے معنی میں خرابی لازم آئے اسے اعادہ قبیح کہتے ہیں۔

۴۔ جہاں سے اعادہ کرنے سے معنی میں بہت زیادہ خرابی لازم آئے اسے اعادہ اقبح کہتے ہیں۔

س: باوجود سانس ہونے کے تمام اوقاف پر سانس توڑنا کیسا ہے؟

ج: ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ قاری کی مثال مثل مسافر اور اوقاف کو مثل منازل کے سمجھا گیا ہے جیسے ہر منزل پر بلا ضرورت ٹھہرنا فضول اور وقت کا ضائع کرنا ہے ایسا ہی ہر جگہ وقف کرنا عبث ہے جتنی دیر وقف کرے گا اتنی دیر میں ایک دو کلمہ ہو جائیں گے۔ البتہ لازم، مطلق پر اور ایسے ہی جس آیت کو مابعد سے تعلق لفظی نہ ہو ایسی جگہ وقف کرنا ضروری اور مستحسن ہے۔

س: کلمہ کو محض ساکن کرنا یا دیگر احکام وقف کو کرنا مگر سانس نہ توڑنا اسے وقف کہتے ہیں یا نہ؟

ج: اسے وقف نہیں کہتے یہ سخت غلطی ہے۔

س: کلمات میں تقطیع (درمیان کلمہ میں آواز کو توڑ دینا) اور سکتہ کرنا کیسا ہے؟

ج: کلمات میں تقطیع اور سکتات نہ ہونا چاہئے خصوصاً سکون پر۔

س: سکتہ کہاں کرنا چاہئے؟

ج: جہاں روایۃً ثابت ہو وہاں سکتہ کرنا چاہیے۔

س: روایۃً کتنے سکتے ثابت ہیں؟

ج: چار سکتے ہیں (جن کی تفصیل دوسرے باب کی چھٹی فصل میں آ چکی ہے)

س: آیات پر سکتہ کرنا کیسا ہے؟

ج: آیات پر سکتہ کرنا (آیت بتلانے کے لیے) اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

س: سورۂ فاتحہ میں عوام کے نزدیک جو سات سکتے مشہور ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ سخت غلطی ہے سورہ فاتحہ میں کوئی سکتہ نہیں۔

س: وہ کون سے کلمات ہیں جن پر عوام سکتہ کرتے ہیں؟

ج: وہ سات جگہیں یہ ہیں دُلِل، هِرَبِ، كِيَو، كَنَعْ، كَنَسْ، تَعَلَ، بِعَلَ۔

س: عوام ان جگہوں پر کیوں سکتے کرتے ہیں؟

ج: وہ سمجھتے ہیں کہ اگر سکتہ نہ کیا جائے تو شیطان کا نام ہو جائے گا حالانکہ یہ سخت غلطی ہے کیونکہ اگر ایسا ہی کسی کلمہ کا اول اور کسی کلمہ کا آخر ملا کر کلمات گڑھ لیے جائیں تو اور بھی بہت سے سکتے نکلیں گے۔

س: كَاَيِّنْ کی اصل کیا ہے؟

ج: اصل میں یہ كَاَيٍّ ہے یعنی تنوین کے ساتھ مگر مصحف عثانی میں اسے تنوین کے ساتھ لکھا گیا ہے (اور اس لفظ کے سوا مصحف عثانی میں کہیں تنوین نہیں لکھی جاتی)

س: كَاَيِّنْ پر وقف کیسے ہوگا؟

ج: اگر اصل کو دیکھا جائے تو تنوین وقف کی وجہ سے حذف ہونا چاہئے اور وقف یوں ہونا چاہئے كَاَيّْ مگر چونکہ وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے اور یہاں تنوین مرسوم ہے تو اس وجہ سے وقف میں یہ نون ثابت رہے گا اور وقف یوں ہو گا كَاَيِّنْ۔

س: کلمہ کا آخری حرف علت جب غیر مرسوم ہو تو وقف میں ثابت ہوگا یا محذوف؟

ج: وقف میں محذوف ہوگا جیسے فَارْهَبُوْنِ، يُؤْتِ، نُنْجِ، مَتَابِ، عِقَابِ، يَدْعُ،

يَمْحُ، سَنَدْعُ، اَيُّهَ (اصل میں فَارْهَبُوْنِیْ، یُؤْتِیْ، نُنْجِیْ، مَتَابِیْ، عِقَابِیْ، یَدْعُوْ، یَمْحُوْ، سَنَدْعُوْ، اَیُّهَا تھا)

س: کلمہ کا آخری حرف علت جب مرسوم ہوتو وقف میں حذف ہوگا یا ثابت؟

ج: وقف میں بھی ثابت ہوگا جیسے اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ، تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ، لَا تَسْقِی الْحَرْثَ۔

س: تماثل فی الرسم کسے کہتے ہیں؟

ج: رسم (لکھائی) میں ایک جیسا ہونا۔ جس کلمہ میں ایک طرح کے کئی حرف جمع ہو جائیں جیسے دو یا تین الف، واؤ، یاء اکٹھے جمع ہو جائیں اسے تماثل فی الرسم کہتے ہیں اگر ایک جیسے دو حرف ہوں تو علماء رسم ایسے موقع پر ایک الف، واؤ، یاء کو حذف کر دیتے ہیں اور اگر تین ایک جیسے حرف جمع ہو جائیں تو دو کو حذف کر دیتے ہیں تاکہ کلمہ میں تخفیف ہو جائے جیسے یُحْيِ اور یَسْتَحْيِ میں دو یاء تھے (یُحْيِیْ، یَسْتَحْيِیْ) ایک یاء کو تماثل فی الرسم کی وجہ سے حذف کر دیا گیا اسی طرح تَلْوٗ، اور لِتَسْتَوٗ میں دو واؤ تھے (تَلْوٗوْ، لِتَسْتَوٗوْ) ایک واؤ کو حذف کر دیا گیا۔ اور جَآءَ میں دو الف تھے یعنی ایک الف دوسرا ہمزہ بشکل الف (جَاآ) ایک کو حذف کر دیا گیا اور مَآءً، سَوَآءً، تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں تین تین الف تھے (مَا آا، سَوَاآا، تَرَا آا) دو کو حذف کر دیا گیا۔

س: تماثل فی الرسم کی وجہ سے غیر مرسوم (محذوف) حروف علت وقف میں محذوف ہوں گے یا ثابت؟

ج: وقف میں ثابت ہوں گے جیسے یُحْيِ، یَسْتَحْيِ میں ایک یاء محذوف ہے جو وقف میں ثابت ہوں گی اسی طرح تَلْوٗ، لِتَسْتَوٗ میں ایک واؤ محذوف ہے جو وقف میں ثابت ہوگی اسی طرح مَآءً، سَوَآءً، تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ میں دو دو الف محذوف ہیں جو وقف میں ثابت ہوں گے۔

س: لَا تَاْمَنَّا (سورہ یوسف) کی اصل کیا ہے؟

ج: اصل میں لَاتَأْمَنُنَا تھا دونون ہیں پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح اور لَا نافیہ ہے۔

س: لَا تَاْمَنَّا کو کیسے پڑھا جائے گا؟

ج: اس میں محض اظہار اور محض ادغام جائز نہیں بلکہ ادغام کے ساتھ اشمام ضرور کرنا چاہئے اور اظہار کی حالت میں روم ضروری ہے۔

س: تلاوت کے سب سے پہلے اور سب سے آخری حرف میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کامل طور پر ادا ہوں خاص کر جب ہمزہ یا عین موقوف کسی حرف ساکن کے بعد ہو جیسے شَیْءٌ، سُوْءٍ، جُوْعٍ اکثر خیال نہ کرنے سے ایسے موقع پر حرف بالکل ادا نہیں ہوتا یا ناقص ادا ہوتا ہے۔

س: لَیَکُوْنًا (سورہ یوسف) لَنَسْفَعًا (سورۃ العلق) کی اصل کیا ہے؟

ج: لَیَکُوْنًا اصل میں لَیَکُوْنَنْ تھا نون خفیفہ کے ساتھ اسی طرح لَنَسْفَعًا اصل میں لَنَسْفَعَنْ تھا مگر یہ دونوں کلمے نون خفیفہ کے بجائے نون تنوین سے مرسوم ہیں۔

س: لَیَکُوْنًا اور لَنَسْفَعًا پر وقف کیسے ہو گا؟

ج: نون تنوین وقف میں الف سے بدل جائے گا (لَیَکُوْنَا، لَنَسْفَعَا) اس وجہ سے کہ اس کی رسم الف کے ساتھ ہے اور وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے۔

☆☆☆

خاتمہ

س: خاتمہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اصل مقصود بیان کرنے کے بعد جن باتوں پر کتاب کو ختم کرنا ہوتا ہے انہیں خاتمہ کا عنوان دیا جاتا ہے۔

س: خاتمہ میں کتنی فصلیں ہیں؟

ج: دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: قاری مقری کو جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان علوم کا بیان ہے۔

س: قاری مقری کسے کہتے ہیں؟

ج: قاری، قرآن مجید پڑھنے والے اور مقری پڑھانے والے کو کہتے ہیں۔

س: قاری مقری کو کتنے علوم کا جاننا ضروری ہے؟

ج: چار علوم کا جاننا ضروری ہے۔ ا۔علم تجوید ۲۔علم اوقاف ۳۔علم رسم عثمانی ۴۔علم قراءات۔

س: علم تجوید کسے کہتے ہیں؟

ج: حروف کے مخارج اور ان کی صفات کا جاننا علم تجوید کہلاتا ہے۔

س: علم اوقاف کسے کہتے ہیں؟

ج: اس بات کو جاننا کہ اس کلمہ پر کس طرح وقف کرنا چاہئے اور کس طرح نہ کرنا

چاہئے اور کہاں معنی کے اعتبار سے قبیح اور حسن ہے اور کہاں لازم اور غیر لازم ہے۔

س: علم رسم عثمانی کسے کہتے ہیں؟

ج: اس بات کو جاننا کہ کس کلمہ کو کہاں پر کس طرح لکھنا چاہئے۔

س: کیا رسم، تلفظ قران کے مطابق ہے یا نہ؟

ج: کہیں تو رسم مطابق تلفظ کے ہے اور کہیں غیر مطابق ہے۔

س: ایسے موقع پر جہاں مطابقت نہیں ہے وہاں لفظ کو مطابق رسم تلفظ کرنا کیسا ہے؟

ج: بڑی بھاری غلطی ہو جائے گی۔

س: رحمٰن بے الف لکھا جاتا ہے یا الف کے ساتھ؟

ج: بے الف لکھا جاتا ہے۔

س: بِأَيْيدٍ کتنے یاء سے لکھا جاتا ہے؟

ج: دو یاء سے لکھا جاتا ہے۔

س: ان دونوں لفظوں میں رسم کی مطابقت سے کیا خرابی لازم آئے گی؟

ج: لفظ مہمل ہو جائے گا۔

س: لَا اِلَی اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ۔ وَلَا اَوْ ضَعُوْا، لَا اَذْ بَحَنَّهٗ، لَا اَنْتُمْ کیسے لکھے جاتے ہیں؟

ج: ان کلمات میں لام تاکید کا ہے (لَ) اور لکھنے میں لام الف ہے (لا)۔

س: ان جگہوں میں رسم کی مطابقت کی جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی؟

ج: مثبت منفی ہو جائے گا۔

س: کیا رسم قران قیاسی ہے؟

ج: نہیں بلکہ یہ توقیفی (رسول اللہ ﷺ کی بتلائی ہوئی) اور سماعی ہے (آپ ﷺ سے سنی ہوئی) ہے۔

س: اس رسم کے خلاف لکھنا جائز ہے یا نہ؟

ج: اس کے خلاف لکھنا جائز نہیں۔

س: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن شریف کیسے لکھا ہوا تھا؟

ج: جس وقت قرآن شریف نازل ہوتا تھا اُسی وقت لکھا جاتا تھا لیکن یکجا نہ تھا بلکہ متفرق طور سے لکھا ہوا تھا (چمڑے، ہڈی، پتے، کپڑے، کاغذ وغیرہ پر لکھا ہوا تھا)

س: قرآن شریف کب یکجا کیا گیا تھا؟

ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اکٹھا ایک جگہ (ایک جلد میں) جمع کیا گیا اسے جمع اوّل کہتے ہیں۔

س: پھر کب قرآن مجید کو لکھوایا گیا؟

ج: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نہایت ہی اہتمام اور اجماع صحابہ سے متعدد قرآن شریف لکھوا کر جابجا بھیجے گئے۔ اسے جمع ثانی کہتے ہیں۔

س: جمع اوّل اور جمع ثانی میں کیا فرق ہے؟

ج: اتنا فرق ہے کہ پہلی دفعہ (جمع اوّل) میں جمع غیر مرتب تھا اور جمع ثانی میں سورتوں کی ترتیب کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔

س: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے یہ کام (جمع کا) کس کے سپرد کیا؟

ج: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔

س: یہ کام ان کے سپرد کیوں کیا گیا؟

ج: اس لیے کہ وہ کاتب الوحیٰ تھے اور عرضۂ اخیرہ کے مشاہد تھے اور اسی عرضہ کے موافق جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن سنایا تھا۔

س: عرضۂ اخیرہ کسے کہتے ہیں؟

ج: آخری دور، یعنی آپ رمضان المبارک میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ دور (ایک دوسرے کو سنانا) کیا کرتے تھے جس رمضان کے بعد آپ ﷺ کا وصال ہونا تھا اس میں جو دَور فرمایا تھا اسے عرضۂ اخیرہ کہتے ہیں۔

س: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع میں کیا اہتمام کیا تھا؟

ج: باوجود سارے کلام مجید مع سبعہ احرف کے حافظ ہونے کے پھر بھی یہ احتیاط اور اہتمام تھا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم تھا کہ جو کچھ جس کے پاس قرآن شریف لکھا ہوا ہو وہ آ کر پیش کر دیں اور کم از کم دو دو گواہ بھی ساتھ لائیں جو یہ گواہی دیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ لکھا گیا۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن مجید لکھوایا تھا اس کی لکھائی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لکھے ہوئے قرآن مجید سے مختلف تھی یا اس کے مطابق؟

ج: جیسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے سامنے لکھا تھا ویسا ہی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے لکھوایا تھا بلکہ بعض ائمہ اہل رسم اس کے قائل ہیں کہ یہ رسم عثمانی حضرت رسول اللہ ﷺ کے امر اور املا سے ثابت ہوئی ہے۔

س: رسم عثمانی میں اعراب یا نقطے تھے یا نہ؟

ج: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے قرآن شریف بغیر اعراب اور نقطوں کے لکھا گیا اس کے بعد قرن ثانی میں آسانی کی غرض سے اعراب اور نقطے بھی حروف میں دیئے گئے۔

س: ائمہ دین نے جب اعراب اور نقطے لگائے تو رسم غیر مطابق کو مطابق کیوں نہیں کیا؟

ج: اس لیے کہ یہ رسم توقیفی ہے ورنہ جیسے اعراب اور نقطے لگائے تھے، رسم غیر مطابق کو مطابق کر دیتے جمیع صحابہ نے بھی اسی رسم کو اختیار کیا کوئی تبدیلی نہیں کی اس لیے تابعین اور تبع تابعین ائمہ کرام نے بھی اسی رسم کو تسلیم کیا اور اس رسم کو بمنزلۂ حروف مقطعات اور آیات متشابہات کے سمجھا اور کوئی تبدیلی نہیں کی۔

س: علم قرأت کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ علم ہے کہ جس سے اختلاف الفاظ وحی کے معلوم ہوتے ہیں۔

س: قرأت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: ۱۔ قرأت متواترہ ۲۔ قرأت شاذہ۔

س: قرأت متواترہ کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ قرأت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت ہوئی ہو۔

س: قرأت متواترہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا پڑھنا صحیح ہے اور اس کی قرآنیت کا اعتقاد کرنا ضروری اور لازمی ہے اور انکار اور استھزاء کفر ہے۔

س: قرأت شاذہ کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ قرأت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت نہیں ہوئیں یا ان کے ماسوا سے مروی ہیں۔

س: قرأت شاذہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اس کا پڑھنا قرأت کے اعتقاد سے یا اس طرح کہ سامع کو قران شریف پڑھے جانے کا وہم ہو حرام اور ناجائز ہے۔

س: بعض حفاظ قاری صاحب بننے کے لیے تفسیر سے اختلاف قرأت دیکھ کر پڑھنے لگتے ہیں حالانکہ ان کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ یہ کون سی قرأت ہے آیا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں، شاذہ ہے یا متواترہ۔ ان کا ایسا پڑھنا کیسا ہے؟

ج: ایسا پڑھنا ناجائز ہے۔

دوسری فصل

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: قران مجید کو الحان اور انغام سے پڑھنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔

س: الحان کسے کہتے ہیں؟

ج: الحان جمع ہے لحن کی جس کا معنی ہے لب و لہجہ۔

س: انغام کسے کہتے ہیں؟

ج: انغام جمع ہے نغم کی اور نغم کا معنی ہے راگنی۔

س: قرآن مجید الحان اور انغام کے ساتھ پڑھنے میں کیا اختلاف ہے؟

ج: بعض حرام، بعض مکروہ، بعض مباح اور بعض مستحب کہتے ہیں پھر بعض مطلقاً (بغیر کسی قید کے) یہ حکم لگاتے ہیں اور بعض قید لگاتے ہیں۔

س: مذکورہ اقوال میں سے قول محقق اور معتبر کیا ہے؟

ج: اگر قواعد موسیقیہ کے لحاظ سے قواعد تجوید بگڑ جائیں تب تو حرام یا مکروہ ہے ورنہ مباح ہے۔

س: قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے مطلقاً تحسین صوت سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج: مستحب اور مستحسن ہے۔

س: اہل عرب (خالص عرب) کیسا پڑھتے ہیں؟

ج: اہل عرب عموماً خوش آوازی سے اور بلا تکلف بلا رعایت قواعد موسیقیہ کے، بلکہ اکثر قواعد موسیقیہ سے ذرہ بھر بھی واقف نہیں ہوتے اور نہایت خوش آوازی سے پڑھتے ہیں (افسوس آج کل کے اکثر نام نہاد قراء ایسا نہیں کرتے) یہ خوش آوازی ان کی طبعی اور جبلی ہے اسی واسطے ہر ایک کا لہجہ الگ الگ اور ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے ہر ایک اپنے لہجے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔

س: لہجے اور نغم میں کیا فرق ہے؟

ج: طرز طبعی کو لہجہ کہتے ہیں اور نغم یہ ہے کہ تحسین صوت کے واسطے جو خاص قواعد مقرر کیے گئے ہیں ان کا لحاظ کر کے پڑھنا یعنی کہیں گھٹانا کہیں بڑھانا کہیں جلدی کرنا کہیں نہ کرنا کہیں آواز کو پست کرنا کہیں بلند کرنا کسی کلمہ کو سختی (غیر ضروری) سے ادا کرنا کسی کو نرمی (غیر ضروری) سے، کہیں رونے کی سی آواز نکالنا وغیرہ۔

س: کیا طرز طبعی میں بھی موسیقی کا کوئی نہ کوئی قاعدہ پایا جاتا ہے؟

ج: بعض ماہرین فن موسیقی کا کہنا ہے کہ کوئی آواز بھی قواعد موسیقی سے خالی نہیں ہوتی کوئی نہ کوئی قاعدہ موسیقی کا پایا جاتا ہے۔ مگر نغم میں تو ارادہ کرنا پڑتا ہے طرز طبعی میں ارادہ نہیں کرنا پڑتا بلکہ آواز جبلی طور پر نکلتی ہے۔

س: بعض لوگ تحسین صوت سے منع کرتے ہیں ان کا یہ قول کیسا ہے؟

ج: درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قران شریف کو اچھی آواز سے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ البتہ ایسی تحسین جس سے قواعد تجوید بگڑ جائیں اور حروف غلط ادا ہوں وہ بالاتفاق منع ہے۔

س: قران مجید کی تلاوت کیسے کرنی چاہئے؟

ج: قران مجید کو تجوید اور خوش آوازی سے پڑھنا چاہئے قواعد موسیقیہ کا خیال نہ کرنا چاہئے کہ موافق ہیں یا مخالف، صحت حروف کے ساتھ ساتھ معانی کا خیال رکھنا چاہئے اور اگر قاری معنیٰ نہ جانتا ہو تو اتنا خیال ہی کافی ہے کہ مالک الملک عزوجل کا کلام پڑھ رہا ہوں اور وہ سن رہا ہے۔

اللهم ارزقنا تلاوة القرآن على النحو الذى يرضيك عنا وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلم على سيد المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين برحمتك ياارحم الرحمين۔

قارئین سے گذارش ہے کہ احقر الانام حبیب الرحمٰن غفرلہٗ اور اس کے اساتذہ اور والدین کے لیے خصوصی دعائے خیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین یارب العلمین۔

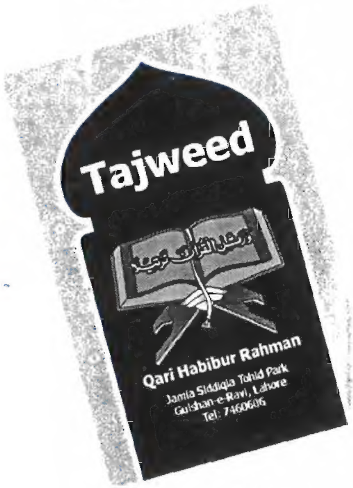
المكتبة الرحمانية

۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر......22092....


شارح الوقوف
فی حل
جامع الوقوف
بالسؤال والجواب
مؤلف
حبیب الرحمٰن
استاذ جامعہ صدیقیہ


تجوید القرآن
فی حل
جمال القرآن
بالسؤال والجواب
مؤلف
حبیب الرحمٰن
استاذ جامعہ صدیقیہ


Tajweed
Qari Habibur Rahman
Jamia Siddiqia Tohid Park
Gulshan-e-Ravi, Lahore
Tel: 7460606


تسہیل التجوید
فی حل
تیسیر التجوید
بالسؤال والجواب
مؤلف
قاری حبیب الرحمٰن
استاذ جامعہ صدیقیہ


تجوید و قرأت کا پاسبان
القاری
مرتب
حبیب الرحمٰن
استاذ جامعہ صدیقیہ


سرائیکی وچ تجوید
لکھاری
حبیب الرحمٰن